تائیدِ اہلِ سنت

یعنی

حضرت امامِ ربانی مجدد و منور الفِ ثانی سرہندی قدس سرہ

مرتبہ

پروفیسر، ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں

ایم اے۔ ایل ایل بی۔ پی ایچ ڈی۔ ڈی لٹ

صدر شعبۂ اردو۔ سندھ یونی ورسٹی۔ حیدر آباد

قد اعتنى بطبعه طبعة جديدة بالأوفست

حسين حلمی بن سعيد استانبولی

IŞIK KİTÂBEVİ

Dârüşşefeka Cad. No: 72

P.K. 35, Fâtih - İstanbul

Telefon : 21 82 27

Marfat.com

59792

Marfat.com

تائیدِ اہلِ سنّت

یعنی

حضرت امامِ ربّانی مجدّد و منوّر الفِ ثانی سرہندی قدس سرہٗ

مرتّبہ

پروفیسر، ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں

ایم اے۔ ایل ایل بی۔ پی ایچ ڈی۔ ڈی لٹ
صدر شعبۂ اردو۔ سندھ یونی ورسٹی۔ حیدرآباد

قد اعتنى بطبعه طبعة جديدة بالأوفست
حسين حلمي بن سعيد استانبولى

يطلب من المكتبة ايشيق بشارع دار الشفقة بفاتح ٧٢
استانبول - تركيه

١٣٩٧ هجرى ١٩٧٧ ميلادى

Işık Bookstore presents this
gift to your noble person

Marfat.com

حسرتا که این چرخ ناهموار ودون   نیزه زد قلب ما پرکشت زخون
موت عالِمْ موت عالَمْ شد یقین   عاقلانرا این نشان از یوم دین
می سزد گرخون بگرید آسمان   بر وفات قطب عالم جاودان
از وفاتش لرزه آمد بر زمین   چون بماند سالم این قلب حزین
مرشد ما بست برخود این نقاب   نیست ممکن دیدنش الاّ بخواب
ازکه جویم بعد از وارشاد خویش   ازکه خواهم درد را درمان خویش
أهل ایمان أز وفاتش در ألم   کوییا ازا بربارد درد وغم
فرقتا وافرقتا گشتم جدا   ازحبیب خویش ومحبوب خدا
عقل کل بود او ندانستم چنان   حیرت اندر حیرتم من هر زمان
مرشدی فاضل بنزدی ما چنین   ما بغفلت رفته بودیم آه ازین
مستفید از وی نکشتم رفت او   تازه شد هجرت شهادت شد دوتو
گربگریم تاقیامت سود نیست   زانکه او باری دگر آینده نیست
ای حلمیّ قطمیر آیس مشو   مشفق است او در پیش دائم برو
در هزار سیصد وسیست ودو بود   دعوتش میکرد خلاق ودود
ساعتی هفتم که هجرت روغود   پنج شنبه بیست ونه ذی القعده بود
ارجعی أمر الهی گوش کرد   ترك این دار ودیار وهوش کرد
سید عالی مقام عبد الحکیم   درجوار قرب یزدان شد مقیم
جنة المأوی مقامش شد یقین   ماند محروم از وصالش مؤمنین
خاك باغلوم آن وجود پاکرا   چون صدف شد تهنیت آن خاکرا
داغ بر دلها نهاد آن روح پاك   دوستانش ماند درحسرت هلاك
این چنین حزن وألم دائم بود   تاکه جان اندر قفس قائم بود
من چه کویم حال آن عالی همام   کشت او منظور پیران کرام
کوی باغلوم شد مرادار النعیم   هست در وی سیدم عبد الحکیم

سید عبد الحکیم بن مصطفی آرواسی در ترکیه در شهر آنقره وفات یافت
در قریهٔ باغلوم مدفون است « قدس الله سره الاقدس »

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ العزیز (۹۷۱ھ تا ۱۰۳۴ھ) کا یہ رسالہ عرصہ سے نایاب ہے، پہلے نولکشور کے مطبوعہ نسخہ مکتوبات شریف کے آخر میں یہ شامل تھا لیکن اب وہ بھی دستیاب نہیں۔

مولانا محمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ کی زبدۃ المقامات (طبع لکھنؤ ۱۳۰۲ھ ص ۱۳۱) سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ اُس وقت لکھا گیا جبکہ "ارباب تشیع دران بلاد در غایت حشمت وجاہ بودند و بہ سلطان (اکبر) تقرب تمام داشتند و سلطان نیز بہ دین و ارباب دین در نہایت عداوت بود و لیکن از جوش غیرت اسلام کہ حضرت ایشاں را حضرت حق سبحانہ عطا فرمودہ بود ملاحظۂ این و آں در خاطر شان خطور نمی بود۔"

حضرت امام ربانی قدس سرہٗ نے بھی اس رسالہ کے شروع میں لکھا ہے کہ شیعوں نے محاصرۂ مشہد کے وقت علمائے ماوراء النہر کے رسالے کے جواب میں جو رسالہ لکھا تھا وہ مجھے ملا ہے اور اسکے جواب میں لکھ رہا ہوں۔ محاصرۂ مشہد و سبزوار کا عبدالمومن خاں ابن عبداللہ خاں ازبک، والئ توران (م ۱۰۰۶ھ) نے ۱۰۰۱ھ میں سر کیا تھا اس لیے خیال ہے کہ حضرت قدس سرہٗ نے یہ جوابی رسالہ اسی سال کے قریب لکھا ہوگا، اس رسالہ کے بعض مضامین مکتوبات شریف (دفتر اول) کے مکتوبات نمبر ۸۰ - ۲۰۲ میں بھی ملتے ہیں۔ رسالہ کا نام اکثر کتابوں میں ردِ مذہبِ شیعہ آتا ہے لیکن چونکہ حضرت قدس سرہٗ کی اکثر کتابوں کے نام تاریخی ہیں اس لیئے راقم الحروف نے اس رسالہ کا نام بھی تاریخی بنادیا ہے۔ اللہ پاک قبول فرمائے۔ والسلام

احقر، غلام مصطفیٰ خان، یکم رجب المرجب ۱۳۸۴ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ در کوائف شیعہ

الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ کما یحب ربنا ویرضی والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد اکرم البشر المبعوث الی الاسود والاحمر کما یناسب لعلو شانہ ویحری وعلی الخلفاء الراشدین المھدیئین و ذریتہ واھل بیتہ الطیبین الطاھرین وسائر الصحابۃ المرضیین کما یلیق بمراتبھم العظمیٰ و درجاتھم العلیا۔

امّا بعد می گوید بندہ کہ محتاج رست برحمت خداوند واحد صمد خادم علماء اہل سنت وجماعۃ احمد بن عبدالاحد العمری الفاروقی نسباً کہ چون درین ایام رسالہ کہ شیعہ در وقت محاصرۂ مشہد بعلماء ماوراء النہر نوشتہ بودند در جواب رسالہ آنہا در باب تکفیر شیعہ واباحہ قتل واموال آنہا مسلمانان را بود بایں حقیر قلیل البضاعۃ رسید کہ حاصلش بعد طی مقدمات ابلہ فریب تکفیر خلفاء ثلثہ است وذم وتشنیع حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وبعضی از طلبہ شیعہ کہ متردد در ایں حدود بودند بایں مقدمات افتخار و مباہات می نمودند و در مجالس امراء وسلاطین آن مغالطات را شہرت وایں حقیر ہر چند در مجالس ومعارک مشافہۃً بمقدمات معقولہ ومنقولہ رد آنہا میکرد وبہ غلطہائے صریحۂ ایشاں

Marfat.com

اللہ ہی کے لئے ہے بیحد تعریف پاک برکت والی برکت اثر اور اس کی منشا و مرضی کے موافق اور درود و سلام ہمارے سردار محمدؐ پر جو بزرگ ترین انسان ہیں اور تمام انسانوں کی طرف بلاامتیز رنگ و روپ بھیجے گئے ہیں اور درود ایسی جو آپکی شانِ والا کے مناسب اور موزوں ہو اسی طرح حضرات خلفائے راشدین مہدیین پر اور آپکی پاک اولاد اور باقی صحابہ کرام پر ان کے بلند بلند مراتب و درجات کیمطابق۔

بعد حمد و صلوٰۃ کے خدا کی رحمت کا محتاج و امیدوار علمائے اہل سنت و جماعت کا خادم احمد بن عبد الاحد العمری الفاروقی بروئے نسب کہتا ہے کہ انہیں ایام میں میرے ہاتھ ایک رسالہ لگا جو شیعوں نے بوقت محاصرہ مشہد علمائے اور النہر کے نام لکھا تھا اور یہ دراصل اس رسالہ کا جواب تھا جو علمائے موصوفین نے اس سے پہلے تحریر کیا تھا جس میں انھوں نے شیعہ کو کافر ٹھہرا کر ان کے قتل اور ان کے مال کی لوٹ کو مسلمانوں کے لیے جائز قرار دیا تھا۔

اس رسالہ شیعہ میں محض بیوقوفوں کو چکر دینے کے لیے چند بیہودہ مقدمات مقرر کیے ہیں پھر پورے رسالہ کی کل کائنات یہ ہے کہ حضرات خلفائے ثلٰثہ کو کافر ٹھیرایا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر زبان ذم و تشنیع کھولی ہے چنانچہ ادھر کے بعض شیعہ طلباء ان پوچ مقدمات پر فخر و مباہات کرتے اور امراء و سلاطین کی مجلسوں میں ان مغالطوں کو شہرت دیتے تھے۔ گو میں عام مجلسوں میں اور مختلف بحثوں میں عقلی اور نقلی مقدمات

Marfat.com

را اطلاع میداد اما از روی حمیت اسلام و بموجب حدیث نبوی علی مصدره الصلوٰة والسلام که فرموده:

اذا ظهرت الفتن او البدع وسبت اصحابی فلیظهر العالم علمه ومن لم یفعل ذٰلک فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل الله له صرفا ولا عدلا۔

باین قدر رد و الزام کفایت نمی کرد و شورش سینۂ بی کینه تشفی نیافت و بخاطر فاتر قرار یافت که اظهار مقاصد ایشان تا در زبانیکه در قید کتابت نه در آید و در حیز تحریر فائده تام و نفع عام نه بخشد. فشرعت مستعینا بالله الصمد الودود و هو یصین عما یشین لما هو المولیٰ والمعین وبه التوفیق ومن عنده التحقیق۔ اعلموا احسن الله ارشادکم که شیعه امام حق بعد حضرت پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم حضرت علی را میدانند که امامت از وو از اولاد او بیرون نمیرود و ان خرجت فاما بظلم یکون من غیرهم او بتقیة منه او من اولاده وایشان باکثر طرق و تعدد اصناف بیست و دو فرقه اند و بعضی از ایشان تکفیر بعض دیگر میکنند و اظهار قبائح و شنائع آنها می نمایند وکفی الله المومنین القتال بقتالهم۔ و ما پیش از شروع در مقصود چند گروه ایشانرا بیان کنیم و بر حقیقت مقاصد ایشان اطلاع دهیم تا حقیقت مذهب ایشان بروجه اتم معلوم شود و حق از باطل ممتاز گردد۔ پس گوئیم که رئیس واقدم ایشان عبدالله بن سبا

Marfat.com

کی رو سے زبانی ان تمام لغویات کی تردید کرتا اور سب کو ان کج فہمیوں کی صاف اور کھلی غلطیوں پر آگاہ کرتا مگر جمیعت اسلام کا پاس کرتے ہوئے تردید والزام کی صرف اس قدر کوشش ناکافی نظر آتی تھی اور بے کینہ سینوں کی بے چینی کے لیے یہ تسلی و تشفی کا کافی سرمایہ بہم نہ پہنچا سکتی تھی۔ پھر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بھی پیش نظر تھی کہ آپ نے فرمایا:

"جب فتنوں اور بدعتوں کا دنیا میں ظہور ہو اور میرے اصحاب پر سب وشتم ہونے لگے تو ہر عالم کو چاہیئے کہ وہ (اس دینی مکدر فضا کے دفعیہ کے لیے) اپنے علم کا ہتھیار کام میں لائے اور جس نے ایسا نہیں کیا اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی اور اس کی توبہ اس کا فدیہ اور اس کے فرائض و نوافل درجہ قبولیت کو نہیں پہنچیں گے۔

یہ ساری باتیں خیال میں آتے ہی میرے دل نے یہ فیصلہ کیا کہ جب تک شیعوں کے اغراض و مقاصد کو تحریر و کتابت میں ظاہر نہ کیا جائے پورے پورے فائدے اور عام نفع کی صورت متصور نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ میں نے تحریر کا سلسلہ چھیڑا اور اس اہم کام میں اللہ ہی سے مدد کا خواستگار رہا کیوں کہ وہ بے پروا ذات ہے اپنے بندوں کا خیر خواہ و دوست ہے، ان کو ذلت و رسوائی سے بچاتا ہے۔ سچا آقا ہے، عنایت و توفیق بھی اسی کے ہاتھ ہے، اور تحقیق ہر امر کی اسی کے پاس ہے۔

اللہ آپ کو ہدایت دے یوں سمجھیے کہ شیعہ حضرت پیغمبر علیہ السلام کے بعد امام حق حضرت علیؓ کو جانتے ہیں اور اس عقیدے کے پیرو ہیں کہ امامت ان میں اور ان کی اولاد میں سے باہر نہیں جاتی" اور اگر جاتی ہے تو محض ظلم و تعدی سے جب غیر لوگ اس ظلم سے اپنا ہاتھ رنگتے ہیں یا اس صورت سے کہ حضرت علیؓ

Marfat.com

حضرت امیر اورا بجانب مدائن اخراج کردہ بود وہم او گفتہ کہ ابن ملجم علی را نکشتہ بلکہ شیطان را کہ بصورت او متمثل شدہ بود کشتہ است وعلی در سحاب است رعد آواز او است و برق تازیانہ او وتابعان عبداللہ در سماع آواز رعد میگویند کہ علیك السلام یا امیر المومنین وطائفہ کاملیہ از ایشان کہ اصحاب ابو کامل اند بتکفیر اصحاب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم می کنند بترک بیعت علی وتکفیر علی می کنند بترک طلب حق خود وبتناسخ قائلند۔ وطائفہ بیانیہ کہ اصحاب بیان بن سماع اند میگویند کہ خدا بصورت انسان است واو بتمام ہلاک می شود مگر وجہش وروح خدا در علی حلول کرد بعد ازاں در پسر او محمد بن حنفیہ بعد ازاں در پسر او ہاشم بعد ازاں در بیان۔ وطائفہ مغیرہ کہ اصحاب مغیرہ بن سعید عجلی اند میگویند کہ خدا بصورت مرد نورانی است کہ بر سر او تاجی است از نور ودل او منبع حکمت است وطائفہ جناحیہ اصحاب عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر ذی الجناحین بتناسخ ارواح قایل گشتند ومی گویند کہ روح خدا اول در آدم حلول کرد بعد ازاں در شیث وہمچنیں در انبیا و ائمہ تا آنکہ بعلی واولاد او منتہی شد بعد ازان در عبداللہ حلول کرد وایں گروہ منکر قیامت اند ومحرمات را حلال می دانند کالخمر والمیتۃ والزنا وغیرہا وطائفہ منصوریہ اصحاب ابی منصور عجلی کہ در خدمت امام محمد باقرؓ بودہ فلما تبرأ منہ الامام وطردہ ادعی الامامۃ لنفسہ میگویند کہ ابو منصور بر آسمان رفتہ بود

Marfat.com

یا آپ کی اولاد تقیہ سے کام لے، شیعوں کے چند در چند اقسام و اصناف کو اگر سمیٹا جائے تو ان کے فرقوں کی تعداد بائیس کے قریب ٹھہرتی ہے، یہ ایک دوسرے پر کفر کا الزام لگاتے ہیں اور ان کے بدنتائج اور بدکرداریوں کو طشت از بام کرتے ہیں۔ سچ ہے اللہ تعالے نے ان میں خود جنگ و قتال کی وبا پھیلا کر مسلمانوں کو ان کے ساتھ لڑائی بھڑائی سے سبکدوش فرمایا۔ اب ہم اصل مقصود سے پہلے ان کے چند فرقوں کا بیان تحریر میں لاکر ان کے اصل مقاصد سے آگاہ کرتے ہیں تاکہ ان کے مذہب کی حقیقت پوری ذہن نشین ہو جائے اور حق باطل سے بالکل ممتاز ہو کر سامنے آجائے ان شیعوں کا سرغنہ اور گروگھنٹال عبداللہ بن سبا تھا جس کو حضرت امیر نے مدائن کی طرف نکال دیا تھا، چنانچہ یہ عقائد اسی کے دماغ کی ایجاد ہیں کہ ابن ملجم نے حضرت علی رض کو قتل نہیں کیا بلکہ شیطان کو جو آپ کی شکل اور روپ میں نمودار ہوا تھا۔ آپ ابر میں روپوش ہیں رعد آپ کی آواز ہے اور بجلی آپ کا کوڑا اور راسی عبداللہ کے متبعین جب گرج کی آواز سنتے ہیں تو کہتے ہیں، علیك السلام یا امیر المومنین

فرقہ کاملیہ کے افراد یعنی اصحاب ابو کامل حضرت پیغمبر علیہ السلام کے اصحاب کو کافر کہتے ہیں اور حضرت علی رض کو بھی کافر ٹھہراتے ہیں، اصحاب کو اس لیے کہ انھوں نے حضرت علی رض سے بیعت نہیں کی اور خود حضرت علی رض کو اس وجہ سے کہ انھوں نے حق طلبی نہیں کی یہ تناسخ اور آواگون کے قایل ہیں۔ بیانیہ فرقہ کے لوگ اصحاب بیان بن سمعان کہتے ہیں کہ خدا انسانی شکل رکھتا ہے وہ تمام ہلاک ہو جائے گا، مگر اس کی ذات خدا کی روح نے حضرت علی رض میں حلول کیا ان کے بعد ان کے صاحبزادہ محمد بن حنفیہ میں ان کے بعد ان کے صاحبزادہ ہاشم میں۔ ان کے بعد بیان میں فرقہ مغیرہ کے لوگ جو اصحاب مغیرہ بن سعید عجلی ہیں کہتے ہیں کہ خدا ایک نورانی آدمی کی شکل رکھتا ہے اس کے سر پہ نور

Marfat.com

وحضرت سبحانہ بید خود بر سر او مسح کرد و فرمود یا نبی اذہب فبلغ منی بعد ازاں بر زمین فرود آمد وھو الکسف المذکور فی قولہ تعالے وَاِنْ یروا کسفًا من السّماء ساقطاً یقولوا سحابٌ مرکومٌ وہم ایشان میگویند کہ رسالت منقطع نمی شود وجنت عبارت است از امام کہ ما بہ محبت آن ماموریم و نار کنایہ است از ان شخصی کہ ما ببغض او محکومیم ہمچو ابی بکرؓ و عمرؓ و ہمچنیں فرائض عبارتست ازاں جماعت کہ مارا بہ محبت آنہا امر فرمودہ اند ومحرمات آن طائفہ کہ مارا ببغض آنہا حکم کردہ و طائفہ خطابیہ اصحاب ابی خطاب اسدی کہ در خدمت امام محمد جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بودہ است وامام چوں غلو اورا درحق خود معلوم کرد از و بیزار گشت واز صحبت خود برآورد وہو بعد ذٰلک ادعی الامامۃ لنفسہ میگویند کہ ہمہ ائمہ ابناء اند وحسنات انبیاء اللہ جعفر صادق آلہ است اما ابو الخطاب ازو واز علی افضل است و ہولاء یستحلون شہادۃ الزور لموافقیہم علی مخالفیہم ونیز می گویند کہ جنت نعیم دنیا است و نار آلام آنست ودنیا ہرگز فانی نخواہد شد ومحرمات و ترک فرائض را مباح میدانند وطائفہ غرابیہ ازایشان میگویند محمد بہ علی مشابہہ تر بود از مشابہت غراب بغراب وذباب بمگس وحضرت حق سبحانہ تعالیٰ وحی بجانب علی رضی اللہ عنہ فرستادہ بود جبرئیل از کمال مشابہت غلط کردہ وحی را بمحمد صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم رسانیدہ وشاعر ایشان

Marfat.com

کا تاج ہے دل ان کا حکمت کا سرچشمہ ہے اصحاب عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر ذوی الجناحین یعنی فرقہ جناحیہ کے لوگ بھی تناسخ کے قائل ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ خدا کی روح نے پہلے حضرت آدمؑ میں حلول کیا پھر حضرت شیثؑ میں پھر اسی طرح حضرات انبیاء و ائمہ کے قالبوں میں سرائیت کرتی چلی آئی یہاں تک کہ آخر میں اس نے حضرت علیؓ اور آپ کی اولاد میں حلول کیا، اس کے بعد عبداللہ کے قالب میں روح خدا نے جگہ لی یہ قیامت کو نہیں مانتے، ممنوعات شریعت مثلاً شراب مردار زنا وغیرہ کو حلال جانتے ہیں۔ فرقہ منصوریہ کے لوگ ابو منصور عجلی کے پیرو ہیں۔ یہ حضرت امام محمد باقرؒ کی خدمت میں تھا جب حضرت امام نے اس سے بیزاری ظاہر کی اور اس کو اپنے پاس سے نکال باہر کیا تو یہ خود مدعی امامت بن بیٹھا۔ اس فرقہ کے لوگ کہتے ہیں کہ ابو منصور آسمان پر گیا تھا اور حق سبحانہ نے اس کے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا اور کہا کہ اے بیٹے جا اور ہمارا پیغام پہنچا اس کے بعد وہ زمین پر اترا چنانچہ اسی کو اس آیت میں "کسف" سے تعبیر کیا گیا ہے" اور اگر دیکھتے ہیں ایک "ٹکڑا" آسمان سے گرتا ہوا تو کہتے ہیں بادل ہے تہ بتہ" ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ رسالت کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا اور جنت امام سے عبارت ہے جس کے ساتھ محبت کا رشتہ رکھنے پر ہم مامور ہیں اور دوزخ سے اس شخص کی طرف اشارہ جس کے ساتھ دشمنی رکھنے کا ہم کو حکم ہے جیسے ابوبکرؓ اور عمرؓ اسی طرح کہتے ہیں کہ فرائض سے وہ لوگ مراد ہیں جن کے ساتھ محبت رکھنے کا ہم کو حکم ہے اور محرمات سے وہ لوگ مقصود ہیں جن کے ساتھ دشمنی رکھنے کا ہم کو امر کیا گیا ہے۔ فرقہ خطابیہ کے لوگ ابی خطاب اسدی کے اصحاب ہیں یہ حضرت امام محمد جعفر صادقؓ کی خدمت

Marfat.com

میگویدع غلط الامین فجازہاعن حیدر، و ایشان حضرت جبرئیل علیہ السلام را لعن میکنند وطائفہ ذمیہ کہ ذم محمد صلے اللہ علیہ وسلم می کنند و میگو یند علیؓ الہ است محمد صلے اللہ تعالیٰ و آلہ وسلم را مبعوث ساختہ است کہ مردم را بسوئے او دعوت کند محمد علیہ السلام بسوئے خود دعوت کرد وبعضی از ذمیہ محمد را صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الہ میدانند جمعی ازایشاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم را در احکام الوہیت مقدم میدانند جمعی دیگر علی رضی اللہ عنہ را و گروہی از ایشاں قائل اند کہ اصحاب عبا باشند محمد علیہ السلام و علیؑ و فاطمہ و حسن وحسین رضی اللہ عنہم میگویند کہ ایں ہر پنج شی واحد اند و روح در اینہا علی السویہ حلول کردہ است و ہیچ یکی را بردیگری مزیت وفضیلت نیست وایشان فاطمہ بتاء تانیث نمی گویند تحاشیا ن وصمہ التانیث وطائفہ یونسیہ یونس بن عبدالرحمن قمی می گویند خدا برعرش است و ہرچند ملائکہ اورا برداشتہ اند اما او از ملائکہ قوی است مثل کلنگ کہ بزور دو پا میگرد و از ہر دو پائے خود کلاں و بقوت تر است وطائفہ مفوضہ از ایشاں میگویند کہ خدائے تعالیٰ دنیا را خلق کرد و بمحمد علیہ السلام تفویض نمود و مباح ساخت اورا ہر چیزیکہ در دنیا است وبعضی ازایشاں میگویند کہ دنیا را بعلی تفویض نمودہ وطائفہ اسمٰعیلیہ بباطن قرآن قائلند نہ بظاہر و میگویند نسبت باطن بظاہر ہمچو نسبت لب است بقشر ویکی کہ تمسک بظاہر آن میکند بعذاب ومشقت کہ امتثال

Marfat.com

میں رہتا تھا حضرت امام نے جب معلوم کیا کہ یہ ان کی ذات کے بارے میں مبالغہ سے کام لیتا ہے تو آپ اس سے بیزار ہو گئے اور اپنی صحبت سے اس کو باہر کیا تب اس نے خود اپنی امارت کا نعرہ لگایا یہ کہتے ہیں کہ تمام ائمہ خدا تعالےٰ کے بیٹے ہیں اور ان کی خوبیوں کا ذریعہ حضرت جعفر صادق ہیں لیکن ابو الخطاب اُن سے اور حضرت علیؓ سے افضل ہے یہ لوگ جھوٹی گواہی کو روا رکھتے ہیں جبکہ مخالفین کے مقابلہ میں اس کی ضرورت پیش آئے ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ دنیا کی نعمتوں کا نام جنت ہے اور اس کی تکلیفوں کا نام دوزخ اور دنیا فنا کا منہ ہرگز نہیں دیکھے گی یہ محرمات پر عمل اور ترک فرائض کو جائز رکھتے ہیں ان میں غرابیہ فرقہ والے کہتے ہیں کہ ایک کوے کو کوے سے مکھی کو مکھی سے جس قدر مشابہت ہوتی ہے حضور اکرمؐ کو حضرت علیؓ سے اس سے بھی زائد مشابہت تھی. حق سبحانہ، نے وحی دراصل حضرت علیؓ کو بھیجی تھی مگر حضرت جبرئیلؑ انتہائی مشابہت کی وجہ سے دھوکا کھا گئے۔ اور وحی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ ان کا ایک شاعر کہتا ہے کہ حضرت جبرئیلؑ نے غلطی کی کہ حضرت علیؓ کو چھوڑ کر وحی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دی یہ حضرت جبرئیلؑ پر لعنت بھیجتے ہیں. فرقہ ذمیہ کے لوگ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی برائی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ علیؓ خدا ہیں انھوں نے محمدؐ کو اپنی طرف دعوت دینے کے لیے لوگوں کے پاس بھیجا تھا مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی ذات کی طرف لوگوں دعوت دی. بعض ذمیہ محمدؐ کو خدا مانتے ہیں پھر ان میں بھی دو فریق ہیں بعض حضرت علیؓ کو بھی خدا مانکر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو خدائی میں افضل جانتے ہیں اور بعض علیؓ کو برتر خیال کرتے ہیں. ان میں کا ایک گروہ اصحاب عبا اس کا قائل ہے کہ محمدؐ علی، فاطمہ حسنؓ و حسینؓ یہ پانچ بزرگ درحقیقت شخص واحد ہیں ایک ہی روح سب

Marfat.com

اوامر و اجتناب از نواہی است گرفتار اوست باطن آن ترک عمل ظاہر آن میرساند و دریں مطلب بآیۂ کریمہ تمسک میکنند قال عز و جل نضرب بینهم بسور له باب باطنه فیه الرحمة و ظاهره من قبله العذاب و ایشان محرمات را مباح میدانند و میگویند پیغمبر اینکه بشرائع ناطق اند ہفت اند آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و محمد علیه و علیہم افضل الصلوٰة و محمد مہدی را از رسل میگویند و اصل دعوات ایشان با بطال شرائع و در احکام شریعت تشکیکات میکنند چنانکه می گویند حائض را چرا روزہ قضا گفتند نه نماز و وجوب غسل از منی چرا شد نه از بول و در بعضی از نماز ہا چہار رکعت چرا فرض شد و در بعضی دیگر سہ رکعت و در بعضی دو رکعت چرا فرض گشت و شرائع را تاویلات میکنند وضو را عبارت از موالات امام می دانند و نماز را کنایه از رسول بآیت تمسک میکنند وان الصلوٰة تنهی عن الفحشاء والمنکر و احتلام را عبارت از افشای اسرار بسوئے نااہل میدانند و غسل تجدید و عہد است و زکوٰة تزکیہ نفس بمعرفت دین خیال کردہ اند و کعبہ نبی است و باب علی و صفا محمد علیہ السلام و مروہ علیؓ و طواف ہفتگانہ عبارت از موالات ائمہ سبعہ میدانند و جنت راحت ابدان است از تکالیف و نار مشقت ابدان است بمزاولت تکالیف و از امثال ایں قسم خرافات بسیار دارند

Marfat.com

میں یکساں ملول کیے ہوئے ہے کسی کو کسی پر فوقیت و برتری نہیں یہ لوگ اسم فاطمہ کو تا تانیث سے ادا نہیں کرتے تاکہ ان کی ذات تانیث کے داغ سے محفوظ رہے۔ طائفہ یونسیہ یونس بن عبدالرحمٰن قمی کا پیرو ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ خدا عرش پر رونق افروز ہے گو فرشتے اس کو اٹھائے ہوئے ہیں لیکن وہ فرشتوں سے قوی تر ہے مثل کلنگ کے کہ اپنے دونوں پاؤں پر پھرتا ہے اور اپنے دونوں پاؤں سے بڑا اور قوی تر ہے ان میں سے مفوضہ فرقہ کے لوگ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے دنیا پیدا فرما کر اس کو حضرت محمدؐ کے سپرد کر دیا اور دنیا کی ہر چیز کو آپ کے لیے جائز اور مباح قرار دیا ان میں سے بعض اس کے قائل ہیں کہ دنیا حضرت علیؑ کے سپرد کی گئی اسمٰعیلیہ فرقہ کے لوگ قرآن کے باطن کو مانتے ہیں ظاہر کو نہیں کہتے ہیں کہ باطن کی نسبت ظاہر کی طرف ایسی ہے جیسے گودے اور مغز کی نسبت چھلکے کی طرف اور جو ظاہر قرآن کو حجت بتاتا ہے وہ اوامر کی تعمیل اور نواہی سے اجتناب کے عذاب و مشقت میں اپنے کو گرفتار رکھتا ہے۔ باطن قرآن ترک عمل ظاہر کا تقاضا کرتا ہے، یہ اپنے خیال پر اس آیت کریمہ سے حجت لاتے ہیں۔ فرمایا عز و جل نے پس ' لگا یا جاوے گا ان کے درمیان کوٹ جس کے لیے دروازہ ہے اس کے اندر کی طرف رحمت ہے اور باہر کی جانب عذاب۔ یہ حرام چیزوں کو حلال جانتے ہیں ان کا قول ہے کہ حامل شریعت پیغمبر سات ہیں آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ و محمد علیہ و علیہم الصلوٰۃ و السلام اور حضرت محمد مہدی کو بھی رسول جانتے ہیں۔ اصل دعوت ان کی یہ ہے کہ یہ شریعتوں کو باطل کرتے ہیں ان کے احکام میں شبہے اور شکوک پیدا کرتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں

Marfat.com

و نیز میگویند که خدا نه موجود است نه معدوم نه عالم نه جاہل
نه قادر نه عاجز و چوں حسن بن محمد صباح ظاہر شد
تجدید دعوت کرد به نیابت خود از امام بزعم ایشان ہیچ
زمانه از امام خالی نیست و ایشان منع می کنند عوام را از
خواص در علوم و خواص را از نظر در کتب متقدمه
تا بر قضائح و قبائح ایشان مطلع نگردند و چنگ در دامنہائی
فلسفه زده اند و بشرائع استہزا می کنند و طائفه زیدیه
که منسوب بزید بن علی بن زین العابدین اند سه گروه
اند یکے ازینہا مسمی الجارودیه اند که بنص خفی برامامت
علی قائلند و تکفیر اصحاب می کنند بسبب ترک مبایعت
علی بعد پیغمبر صلے اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔ دوم سلیمانیه اند گویند
امامت شوری در میان خلایق و ابوبکرؓ و عمرؓ را امام
میدانند اگرچه از مردم خطا واقع شده که باوجود علیؓ بایشاں بیعت نمودند
اما ایں خطا را بحد فسق نمی رسانند و عثمان و طلحه و زبیر و عائشهؓ را
تکفیر می کنند و سوم تبریه اند که بسلیمانیه موافق اند الا انہم
توقفوا فی عثمانؓ و اکثر زیدیه دریں زمانه مقلد اند در اصول
بمعتزله راجع اند و در فروع بمذہب امام اعظم ابو حنیفه
رحمه اللہ سبحانه مگر در چند مسئله و طائفه امامیه از ایشاں
نص جلی بر خلافت علی قائلند و تکفیر اصحابؓ میکنند و امامت
امام جعفرؓ را باتفاق میرسانند و بعد ازان در امام منصوص
اختلاف دارند و انچه مشہور ست و مختار جمہور ایشاں بریں

Marfat.com

کہ عورت بحالت حیض روزہ کیوں قضا کرتی ہے اور نماز قضا کیوں نہیں کرتی منی سے غسل کیوں واجب ہوتا ہے اور پیشاب سے کیوں نہیں، بعض نمازوں میں چار بعض میں تین اور بعض میں دو رکعتیں فرض کیوں ہیں مامور شریعہ میں تاویلات کرتے ہیں، امام کی دوستی کو وضو، اور رسول کی ذات کو نماز جانتے ہیں اور دلیل اس آیت سے لاتے ہیں۔ البتہ نماز بیحیائی اور نامعقول بات سے روکتی ہے۔ کہتے ہیں کہ نا اہلوں کو واقف اسرار کرنا احتلام ہے اور تازہ وعدہ کرنا غسل ہے۔ دین کی معرفت سے نفس کو پاک کرنا زکوٰۃ ہے، نبی کعبہ ہیں اور دروازہ علی۔ محمدؐ صفا ہیں اور علیؓ مروہ، ساتوں ائمہ کے ساتھ موالات سات طواف ہیں، جنت بدن کے آرام اور تکلیف سے چھٹکارے کا نام ہے اور دوزخ ہمیشہ تکالیف سے بڑی کی مشقت سے عبارت ہے، غرض اور اسی قسم کی خرافات کے قائل ہیں۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا نہ موجود ہے نہ معدوم نہ عالم ہے نہ جاہل، نہ قادر ہے نہ عاجز۔ جب حسن بن محمد صباح ظاہر ہوا تو اس نے دعوت کو زندہ کیا اور خود کو امام کا نائب ٹھہرایا کیونکہ ان کا گمان ہے کہ کوئی زمانہ امام سے خالی نہیں۔ یہ عوام کو۔ خواص کے علوم سے باز رکھتے ہیں اور خواص کو کتب متقدمین میں غور خوض سے تاکہ ان کے فضائح اور قبائح پر ان کو اطلاع نہ ہو، یہ فلسفہ کی روشنی میں چلتے ہیں اور شریعتوں پہ مذاق اڑاتے ہیں۔ طائفہ زیدیہ جو زید بن علی بن زین العابدین کی طرف منسوب ہے۔ تین گروہوں میں بٹا ہوا ہے۔ ایک گروہ کا نام جارودیہ ہے یہ بنص خفی علیؓ کی امامت کے قائل ہیں صحابہ کو کافر ٹھہراتے ہیں کیونکہ انھوں نے بعد پیغمبر علیہ السلام حضرت علیؓ سے بیعت نہیں کی دوسرا فرقہ سلیمانیہ کہلاتا ہے۔ یہ امامت کا دارومدار

ترتیب است کہ بعد امام جعفرؓ پسر او امام ابو موسیٰ کاظمؓ
است و بعد ازان امام علی بن موسیٰ الرضا و بعد او
محمد بن علی التقی و بعد او حسن بن علی الزکی و بعد او
محمد بن الحسن و ہوالامام المنتظر و اوائل ایشان از تمادی ایام
بعضی رجوع کردند و بعضی دیگر بجانب مشتبہ ھذا آخر
بیان فرقتھم الضالۃ والمضلۃ و چند گروہ دیگر ایشان
را ازاں ذکر نکردہ کہ در اصول و عقائد بطوائف مذکورہ موافقت
کردند در چند مسئلہ کہ اختلاف نیز دارند. پوشیدہ نماند
ہر شخص کہ او درایہ و تمیز دارد و بر حقیقۃ مطالب ایشان
اطلاع یابد بی آنکہ رجوع بدلائل نماید حکم بفساد آنہا کند
چنداں مقاصد موہومہ مبینۃ الفساد و بداہتۃ البطان
اند و ایشان از کمال جہالت خود را اہل بیت پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم و ائمہ اثنا عشر نسبت میکنند
و بمتابعت و موالات آنہا ادعا می نمایند حاشا و کلا ثم
حاشا و کلا ایشان از محبت مفرط بیزار اند و بمتابعہ
قبول نمی دارند و محبت ایں بد کیشاں در رنگ محبت
نصاری است بحضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کہ از فرط
ضلالۃ او را بخدائی می پرستیدند و او ازاں محبت بیزار بود
و یوید ہ ما نقل عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال قال لی النبی
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فیک مثل من عیسیٰ البغضۃ الیھود
حتی بھتوا امہ و احبتہ النصاری حتی انزلوہ بالمنزلۃ التی

Marfat.com

شوریٰ پر رکھتے ہیں ابو بکرؓ و عمرؓ کو امام جانتے ہیں البتہ لوگوں کو خطاکار خیال کرتے ہیں کہ انھوں نے علیؓ کی موجودگی میں ان دو بزرگوں سے بیعت کی لیکن اس خطا کو فسق کی حد تک نہیں پہنچاتے۔ عثمانؓ طلحہؓ زبیرؓ اور عایشہؓ کو کافر کہتے ہیں۔ تیسرا فرقہ تبریہ کے نام سے مشہور ہے یہ فرقہ سلیمانیہ کے ساتھ متفق العقیدہ ہے البتہ عثمانؓ کی امامت ماننے میں تامل کرتے ہیں آجکل اکثر زیدیہ اصول میں معتزلہ کے پیرو ہیں اور فروع میں امام ابوحنیفہ کے متبع۔ البتہ چند مسائل میں مختلف الخیال ہیں۔ ان میں سے امامیہ فرقہ کے لوگ نص جلی سے حضرت علیؓ کی خلافت کو مانتے ہیں صحابہ کرام کو کافر کہتے ہیں امامت کا سلسلہ امام جعفرؓ تک چلاتے ہیں ان کے بعد امام منصوص میں اختلاف کرتے ہیں انمیں اکثر اس سلسلہ امامت کے قائل ہیں کہ امام جعفرؓ کے بعد آپکے صاحبزادہ امام ابوموسیٰ کاظم انکے بعد امام علی بن موسیٰ الرضا ان کے بعد محمد بن علی التقی ان کے بعد حسن بن علی الزکی ان کے بعد محمد بن الحسن اور یہی امام منتظر کہلاتے ہیں، پھر زمانہ گزرنے پر ان کے اگلوں کے دو فریق ہوگئے بعض نے معتزلہ کی طرف رجوع کر لیا اور بعض فرقہ مشبہ میں جا ملے۔ یہ ہیں ان شیعہ کے گمراہ اور گمراہ کن فرقے۔ ان کے بعض اور فرقوں کو نظر انداز اس لیے کیا گیا کہ وہ اصول و عقائد میں مذکورہ فرقوں کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں گو چند مسائل میں ان کو اختلاف بھی ہے۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ ان شیعہ کے مقاصد کچھ ایسے موہوم بین الفساد اور ظاہر البطلان ہیں کہ جو شخص بھی ذرا عقل و تمیز رکھتا ہے اور ان کے مطالب کی حقیقت سے واقف ہوتا ہے بغیر دلیل معلوم کیے فوراً ان کے لغو اور لچر ہونے کا حکم لگاتا ہے۔ یہ ان کی جہالت ہی کا تقاضا ہے کہ خود کو اہل بیت اور ائمہ اثنا عشر سے منسوب کرتے ہیں اور ان کے

Marfat.com

لیست لہ ثم قال یہلك فِی رَجلان محب مفرط یفرطنی بمالیس فِی و مبغض یحملہ شنانی علی ان یبھتنی (رواہ احمد)

وقولہ تعالیٰ اِذْ تبرّء الذین اتبعوا نشان حال ایشاں است یعنی وقتی کہ متبوعان از تابعان بیزار شوند و متابعہ قبول ندارند ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا و ھب لنا مِن لَدُنکَ رحمۃ اِنَّكَ انتَ الوھاب۔ فالآن نشرع فی جواب اعتراضاتھم الواھیۃ معتصما بحبل اللہ الملك الاکبر انہ علی مایشاء قدیر و بالاجابہ جدیر قال علماء ماوراء النھر شکر اللہ تعالےٰ سعیھم حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کمال تعظیم و توقیر خلفاء ثلثہ میداشتند و درمدح ھریك احادیث کثیرہ وارد گشتہ و جمیع اقوال و افعال آنحضرت بمطابق آیہ کریمہ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحیٌ یوحیٰ بموجب وحی است و شیعہ کہ مذمت ایشاں میکنند مخالفہ وحی میکنند و مخالفہ وحی کفر است شیعہ در جواب آنہا اول بطریق معارضہ گفتند کہ از دلیل قدح خلفائے ثلثہ و بطلان خلافت ایشاں لازم می آید زیرا کہ در شرح مواقف از آمدی کہ از اکابر اہل سنت است منقول است کہ قریب بوقت رحلت حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم در میان اہل اسلام مخالفہ واقع شدہ و مخالفہ اول این بود کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم

Marfat.com

ساتھ میلان کا دم بھرتے ہیں خدا کی پناہ یہ بزرگ تو خود ان کی مبالغہ آمیز محبت سے بیزار ہیں اور ان کی متابعت پر راضی نہیں بلکہ ان بدکیشوں کی محبت نصاریٰ کی محبت سے ملتی جلتی ہے جو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رکھا کرتے تھے کہ آخر اپنی انتہائی گمراہی کے باعث ان کو خدا کے ساتھ پوجنے لگے۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ اس محبت سے بیزار تھے چنانچہ حضرت علیؓ کی روایت اس کی تائید کرتی ہے کہ فرماتے ہیں ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم میں عیسیٰ سے مشابہت ہے کہ یہودیوں نے ان کو برا سمجھا یہاں تک کہ ان کی والدہ پر زنا کی تہمت لگائی اور نصاریٰ نے ان کو اتنا پسندیدہ اور محبوب قرار دیا کہ ان کو اس درجے پر پہنچایا جو ان کے لیے ثابت نہیں ہے (یعنی خدا کا بیٹا کہا، پھر فرمایا کہ میرے (علیؓ) معاملے میں دو جماعتیں ہلاک ہوں گی ایک تو وہ جو حد سے زیادہ مجھ سے محبت رکھنے والے ہوں گے اور مجھ میں وہ خوبیاں بتائیں گے جو مجھ میں نہ ہوں گی دوسرے وہ جو میرے دشمن ہوں گے اور مجھ سے دشمنی ان کو اس پر آمادہ کرے گی کہ وہ مجھ پر بہتان باندھیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "جبکہ بیزار ہوگئے وہ لوگ کہ پیشوا تھے ان لوگوں سے کہ پیروی کرتے تھے، ان کے حال کی صحیح ترجمانی ہے۔ اے پروردگار رب ہدایت دے تو ہم کو تو نہ پھیر ہمارے دلوں کو اور بخش ہم کو اپنے پاس سے رحمت الٰہ تو رحمت دینے والا ہے۔ اب ہم ان کے واہی تباہی اعتراضات کے جوابات کا سلسلہ چھیڑتے ہیں، اور خدائے برتر پر بھروسہ کرتے ہیں جو سب سے بڑا بادشاہ ہے جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اور اپنے بندے کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔ حضرات علماء ماوراء النہر نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرما

Marfat.com

در مرض موت فرمود که ایتونی بقرطاس اکتب لکم
شیئاً لا تضلوا بعدی (بخاری و مسلم) و عمرؓ بایں امر
راضی نشدہ گفت ان الرجل غلبته الوجع وعندنا
کتاب اللہ حسبنا، پس صحابہ اختلاف کردند تا آواز
بسیار شد حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ازیں معنی آزردہ
شد فرمود کہ برخیزید پیش من تزاع سزاوار نیست و مخالفہ
دوم آں بود کہ بعد از قضیۂ مذکورہ پیغمبر صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم جمعی را مقرر ساخت کہ ہمراہ اُسامہ بسفرے
روند و بعض ازاں جمع تخلف نمودند و بعرض پیغمبر صلے اللہ
تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم رسیدہ آں حضرت مکرر مبالغہ
فرمودند کہ جہزوا جیش اُسامۃؓ لعن اللہ من تخلف عنہ
ومع ھذا آں بعض تخلف کردند و متابعہ نمودند۔ پس
گوئیم امری کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم درباب
نوشتن وصیت فرمودند بمقتضای کریمہ مذکورہ وحی است
و منعی کہ عمرؓ کردہ منع ورد وحی است ورد وحی کفر است
علی ما اعترفتم بہ وعلی ما دل علیہ قولہ تعالیٰ ومن لم
یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون وکافر قابل
خلافت پیغمبر نیست صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم
و نیز تخلف از جیش اُسامۃ بمقتضائے دلیل مذکور کفر است
و متخلفان خلفای ثلثہ اند باتفاق وچوں حضرات
در صحیفہ شریفہ اعتراف نمودند کہ فعل حضرت وحی است والواقع

59792

کہ جناب پیغمبر علیہ السلام نے حضرات خلفاء ثلثہ کی بڑی تعظیم و توقیر ظاہر فرمائی ہے اور ہر سہ بزرگوں کی مدح و تعریف میں بہت سی حدیثیں منقول ہیں اور آنحضرتؐ کے اقوال وافعال بموجب آیتہ کریمہ " اور نہیں بولتے آپ خواہش سے وہ صرف وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے " سراسر وحی ہیں اور شیعہ جب ان بزرگوں کی مذمت کرتے ہیں تو گویا وحی کی مخالفت کرتے ہیں اور وحی کی مخالفت کھلا کفر ہے۔ شیعہ اس کے جواب میں بطور معارضہ کہتے ہیں کہ دلیل سے خلفاء کی شان میں قدح اور ان کی خلافت کا بطلان لازم آتا ہے کیونکہ شرح مواقف میں آمدی کا یہ قول نقل کیا ہے جو اکابر اہل سنت میں سے ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام کی وفات کے وقت اہل اسلام میں آراء کا اختلاف پیدا ہو گیا پہلا اختلاف یہ تھا کہ حضرت پیغمبر علیہ السلام نے مرض موت میں ارشاد فرمایا میرے پاس کاغذ لاؤ کہ میں تمہارے لیے کچھ لکھدوں تاکہ تم میرے بعد نہ بہکو حضرت عمر رضؓ اس بات پر راضی نہیں ہوئے کہا کہ آپ پر مرض کا غلبہ ہے اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے جو ہم کو کافی ہے، غرض صحابہ نے اس بارے میں اختلاف کیا اور ایک شور و غل کی آواز پیدا ہو گئی اس کیفیت سے آنحضرتؐ آزردہ خاطر ہوئے فرمایا اٹھو میرے سامنے جھگڑا مناسب نہیں دوسرا اختلاف یہ تھا کہ واقعہ معلومہ کے بعد پیغمبرؐ نے ایک جماعت کو نامزد فرمایا کہ اسامہؓ کے ہمراہ سفر پر روانہ ہوں اس جماعت میں سے بعض نے تعمیل میں سستی برتی جب آنحضرتؐ کو اس کی خبر ملی تو آپ نے بڑے اصرار سے فرمایا اسامہؓ کے لشکر کو تیار کرو جو اس سے جان چرائے اللہ کی اس پر لعنت ہو اس تاکید کے باوجود بعض نے تعمیل کے لیے قدم نہیں

Marfat.com

ایضاً کذالک پس گویم اخراج حضرت پیغمبر مروان را از مدینہ بالضرور وحی است وآوردن عثمان اورا تفویض امور بامر و تعظیم او کفر است بدو وجہ اول دلیلی کہ حضرت فرمودند وجہ دوم قولہ تعالیٰ لا تجد قوماً یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا آباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم۔ اقول و باللہ العصمۃ والتوفیق لانسلم کہ جمیع اقوال وافعال آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم بموجب وحی است واستشہاد ایشان بکریمہ غیر تام است زیرا کہ آں مختص بقرآن است قال القاضی البیضاوی معنی قول سبحانہ وما ینطق عن الھویٰ وما یصدر نطقہ بالقرآن عن الھویٰ و ایضاً اگر جمیع افعال و اقوال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بموجب وحی میبود در بعض اقوال و افعال آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام اعتراض وارد نمی شد و عتاب نمی آمد کما فی قولہ تعالیٰ یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک وقولہ عزوجل عفا اللہ عنک لم اذنت لھم وقولہ سبحانہ ما کان لنبی ان یکون لہ اسریٰ حتی یثخن فی الارض تریدون عرض الدنیا وقولہ تعالےٰ لا تصل علی احد منھم مات ابداً۔ بروایتی ورود ایں بعد از ادای نماز آنسرور است صلی اللہ علیہ وسلم برای منافق وبروایتی پیش از ادای نماز برآں و بعد از عزم برادای آن و بہر تقدیر نہی از

Marfat.com

اٹھایا اور آپ کی بات نہ مانی لہٰذا ہم کہتے ہیں کہ جس امر کے لکھ لینے کی آنجناب ؐ
نے وصیت فرمائی وہ آیت مذکورہ کے بموجب وحی ہے اور عمر رضؓ نے جب
اس امر کو روکا تو وہ ردِ وحی ہوا اور رد وحی کفر ہے اس کا تم کو بھی اعتراف
ہے پھر اللہ کا یہ کلام بھی اسی پر دال ہے کہ جنہوں نے اللہ کے اُتارے
ہوئے فرمان کے مطابق فیصلہ نہیں کیا وہ کافر ہیں اور کافر پیغمبر ؐ کی خلافت
کی اہلیت نہیں رکھتا اور نیز جیش اسامہ رضؓ میں شریک ہونے سے جان
چرانا بموجب دلیل کفر ہے اور باتفاق رائے حضرات خلفاء ثلثہ ہی
شرکت سے بچے اور کنارہ کش رہے بعد ازاں جب حضرات علماء اعتراف
کر چکے ہیں کہ آنحضرت ؐ کا فعل وحی ہے اور حقیقت میں ہے بھی ایسا ہی
تو ہم کہتے ہیں کہ آنجناب ؐ کا مروان کو مدینہ سے نکال دینا لازمی وحی ہے
پھر حضرت عثمان رضؓ کا اس کو بلا لینا معاملات اس کے سپرد کرنا اور اس کی
عزت کرنا دو وجہوں سے کفر ہے اول اسی دلیل کی رُو سے جو ابھی حضرات
کرام نے بیان فرمائی دوسرے بموجب فرمان الٰہی: "نہ پائیں گے آپ کسی
قوم کو جو ایمان لاتے ہوں اللہ اور دن آخرت پر کہ دوستی کریں اس
شخص سے کہ مقابلہ کرتا ہے اللہ اور اس کے رسول کا اگرچہ ہوں باپ
ان کے یا بیٹے ان کے یا بھائی ان کے یا کنبا انکا"۔ اب ہم توفیق الٰہی پر
بھروسہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم کو تسلیم نہیں کہ آنحضرت ؐ کے تمام اقوال
و افعال بروئے وحی ہیں اور آیت کریمہ سے شہادت پیش کرنا مفید
مطلب نہیں کیونکہ وہ قرآن کے ساتھ مخصوص ہے، قاضی بیضاوی فرماتے
ہیں کہ اللہ کا فرمان عالی وما ینطق عن الھوی اس مطلب کی طرف مشیر
ہے کہ قرآن کی کوئی بات اپنی خواہش سے ادا نہیں فرماتے۔ اور اگر ایسا

Marfat.com

فعل متحقق است سواء کان فعل الجوارح او فعل القلب و امثال ذالك فی القرآن کثیرة۔ پس تواند بود که بعض افعال و اقوال آنسرور علیه الصلوٰة والسلام ازروئے رائے و اجتهاد باشد قال البیضاوی فی تفسیر قوله عزوجل ماکان للنبی الخ الایه دلیل علی ان الانبیاء یجتهدون وانه قد یکون خطاء ولکن لایقررون علیه و اصحاب کرام در امور عقلیه و احکام اجتهادیه مجال اختلاف ومساغ خلاف داشتند، و در بعضی از اوقات وحی موافق رائے اصحاب نازل شده چنانکه در اساری بدر مطابق رائے امیرالمومنین عمرؓ وحی آمده چه توجه آنسرور با مورعقلیه کمتر بود۔

قال القاضی البیضاوی روی انه علیه الصلوٰة والسلام اتی بیوم بدر سبعین اسیرا منهم العباس وعقیل بن ابی طالب فشاور فیهم فقال ابوبکرؓ قومك واهلك استبقهم لعل الله تعالیٰ یتوب علیهم وخذ منهم فدیة تقوی بها اصحابك وقال عمرؓ اضرب اعناقهم فانهم ائمة الکفر وان الله اغناك عن الفداء مکنی من فلان ومکن علیا

Marfat.com

ہوتا کہ آپ کے تمام اقوال و افعال وحی کے بموجب ہوتے تو بعض اقوال و افعال آنحضورؐ پر یہ اعتراض نہ ہوتا اور حضرت عزاسمہ سے عتاب وارد نہ ہوتا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے "اے نبی کیوں آپ حرام کرتے ہیں اس کو جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا کیا آپ ازواج کی مرضی چاہتے ہیں" یا فرمان الٰہی ہے "اللہ نے آپ کو معاف کیا، آپ نے ان کو کیوں اجازت دی" یا ارشاد باری ہے "اور نبی کو نہیں چاہیے کہ اس کے قیدی ہوں مگر یہ کہ خون گرادے زمین میں تم دنیا کا سامان چاہتے ہو" اور فرمان خداوندی ہے "اور نہ نماز پڑھیے کسی پر ان میں سے جو مرجاوے" ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ منافق پر آنحضرتؐ کے نماز پڑھنے کے بعد یہ آیت نازل ہوئی اور دوسری سے پتہ چلتا ہے کہ نماز سے پہلے مگر ارادۂ نماز کے بعد اس آیت کا نزول ہوا۔ بہر حال فعل سے نہی کا ثبوت بہم پہنچتا ہے خواہ وہ اعضائے بدنی کا فعل ہو یا دل کا۔ اس قسم کی مثالیں قرآن کریم میں بہت ہیں تو ہوسکتا ہے آنجنابؐ کے بعض افعال و اقوال رائے اور اجتہاد سے ہوں قاضی بیضاوی آیت "ما کان النبی الخ" کی تفسیر کے ذیل میں کہتے ہیں یہ آیت اس امر کی دلیل ہے کہ حضرات انبیا اجتہاد کرتے ہیں اور اجتہاد کبھی خطا ہوتا ہے لیکن وہ اس اجتہاد پر قائم نہیں رہتے اور صحابہ کرام عقلی اور اجتہادی امور و احکام میں اختلاف کی گنجائش اور خلاف کا حق رکھتے تھے۔ بعض وقت صحابہ کی رائے پر وحی نازل ہوتی چنانچہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضرت عمرؓ کی رائے پر وحی آئی اور یہ اس لیے کہ آنحضورؐ کی توجہ مبارک امور عقلیہ کی طرف کم تھی۔ قاضی بیضاوی کہتے ہیں کہ روایت ہے کہ آنحضرتؐ کے پاس یوم بدر میں ۷۰ قیدی لائے گئے جن میں عباسؓ اور عقیل بن ابی طالبؓ بھی تھے

Marfat.com

وحمزہ من اخوانہما فلنضرب اعناقہم
فلم یہود ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم وقال ان اللہ لیلین قلوب
رجال حتی یکون الین من اللبن و
ان اللہ لیشد قلوب رجال حتی تکون
اشد من الحجارۃ وان مثلک یا
ابا بکر مثل ابراھیم علی نبینا
وعلیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات
قال فمن ابتغی فانہ منی و من
عصانی فانک غفورٌ رّحیم و مثلک
یا عمر مثل نوح علی نبیّنا
وعلیہ وآلہ الصلوٰۃ قال لاتذر علیَ
الأرض من الکافرین دیّاراً
فخیر اصحابہ فاخذ الفداء
فنزلت یعنی آیہ ماکان النبی
فدخل عمرؓ علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فاذا ھو وابوبکرؓ
یبکیان فقال یا رسول اللہ اخبرنی
فان اجد بکاءً بکیت والا تباکیت
فقالَ ابکی علی اصحابی فی اخذھم
الفداء ولقد عرض علی عذابہم

Marfat.com

آپ نے ان کے بارہ میں مشورہ فرمایا ابوبکرؓ بولے یہ آپ کی قوم ہے آپکے
اہل ہیں انکو باقی رکھیے شاید اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرمائے اور ان سے ف. یہ
قبول فرمائے، جس سے آپکے اصحاب قوت حاصل کریں حضرت عمرؓ نے
کہا کہ ان کی گردن اڑائیے کیونکہ یہ کافروں کے پیشوا ہیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ
نے فدیہ سے بے نیاز کیا ہے فلاں مجھ کو سپرد کیجئے اور علیؓ اور حمزہؓ کو ان کے
بھائی حوالے کیجئے، ہم ان کا سر قلم کریں آنجناب کو یہ رائے پسند نہ آئی
فرمایا اللہ تعالے بعض لوگوں کے دلوں کو دودھ سے زائد نرم کر دیتا ہے
اور بعض کے دلوں کو پتھر سے زائد سخت بنا دیتا ہے. اور اے ابوبکرؓ تمہاری
مثال حضرت ابراہیم کی سی ہے جنہوں نے فرمایا جس نے میری پیروی کی وہ
میری امت ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو گناہ بخشنے والا اور رحم
کرنے والا ہے اور اے عمر تمہاری مثال نوحؑ کی سی ہے جنہوں نے
فرمایا اے رب کسی کافر کو زمین پر بسنے والا نہ چھوڑ پس آپ نے اپنے
اصحاب کو اختیار دیا خواہ قتل کریں خواہ فدیہ لیں، انھوں نے
فدیہ لیا پس یہ آیت اتری ماکان لنبی اس کے بعد عمرؓ آنجناب کے
پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ آپ اور ابوبکرؓ رو رہے ہیں، عمرؓ بولے
یارسول اللہ رونے کا راز مجھے بھی بتلائیے اگر رونا آئے روؤں
ورنہ رونی صورت تو کم از کم بناؤں، آپ نے فرمایا کہ میں اپنے
اصحاب پر رو رہا ہوں کہ انھوں نے فدیہ لے لیا اور مجھ پر انکا عذاب پیش
کیا گیا جو اس درخت سے بھی قریب تر تھا، قاضی بیضاوی کہتے ہیں کہ آنحضرت
سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا تو سوائے
عمرؓ اور سعد بن معاذؓ کے کوئی نہ بچتا کیونکہ انھوں نے بھی قتل کا مشورہ

Marfat.com

ادنی من هذه الشجرة بشجرة تربیة
قال القاضی البیضاوی روی انه
علیه السلام قال لو نزل العذاب
لما نجا منه غیر عمر و سعد بن
معاذ و ذلک لانه اشار باثخان. الخ
پس گویم تواند بود امر آں حضرت باتیان قرطاس
و تجہیز جیش اسامہ و ہمچنیں اخراج آنحضرت مروان
را بطریق وحی نباشد بلکہ بطریق رای و
اجتہاد باشد و مخالفت آنہا لانسلم کہ کفر است
زیراکہ ازیں قسم مخالفت از اصحاب کرام آمدہ چنانکہ
بالا گزشت و باوجود تحقیق زمان نزول وحی انکار
بریں مخالفہ وارد نشدہ و عتاب نیامدہ و حال آنکہ
اندک چیز از سوء ادب بہ نسبت بآنسرور علیہ السلام
از اصحاب کرام صادر میشد حق سبحانہ و تعالیٰ فی الحال
از افعال نہی میکرد و بر مباشران وعید نازل می
فرمود کما قال عزمن قائل
یا ایها الذین اٰمنوا لا ترفعوا
اصواتکم فوق صوت النبی ولا
تجهروا له بالقول کجهر بعضکم
لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم
لا تشعرون.

Marfat.com

دیا تھا۔ پس ہم کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ آنحضرتؐ کا کاغذ منگوانے کے لیے حکم دینا یا جیش اسامہ کی تیاری کے لیے فرمانا اور اسی طرح آپ کا مروان کو نکلوانا بطریق وحی نہ ہو بلکہ محض رائے اور اجتہاد سے ہو۔ لہذا ان امور کی مخالفت کو ہم کفر تسلیم ہیں کرتے کیونکہ اس طرح کی مخالفت صحابہ سے ثابت ہے جیسا کہ ابھی گزرا۔ اور باوجود اس کے کہ نزول وحی کا سلسلہ جاری تھا کوئی عتاب یا انکار اس پر حضرت باری سے وارد نہیں ہوا حالانکہ آنحضرت کی شان والا میں صحابہ کرام کی طرف سے ذراسی بے ادبی واقع ہونے پر حق سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے نہی وارد ہوتی اور مرتکبین بے ادبی پر وعید نازل ہوتی چنانچہ حضرت عز اسمہ فرماتے ہیں اے ایمان والو اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے اونچا نہ اٹھاؤ اور گفتگو بلند آوازی سے جیسا کہ آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو نہ کیا کرو ایسا نہ ہو کہ تمہارے عمل ضایع ہو جائیں اور تم کو علم بھی نہ ہو۔ شارح مواقف نے آمدی سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت مسلمان ایک ہی عقیدہ پر قائم تھے۔ سوائے ان لوگوں کے جو نفاق کو چھپاتے تھے اور موافقت کو ظاہر کرتے تھے۔ پھر ان میں آپس میں اختلاف رونما ہوا، پہلے ان امور اجتہادیہ میں جن سے نہ تو ایمان واجب ہو نہ کفر واجب ہو اور ان کی غرض اس سے دین کے مراسم کو قائم کرنا اور شریعت کے طُرق کی پائداری تھی، چنانچہ ایک اختلاف ان کا وہ تھا جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مرض موت میں آپؐ کے فرمان ایتونی بقرطاس الخ کے ذیل میں رونما ہوا یا وہ اختلاف جو جیش اسامہؓ سے پیچھے رہنے میں واقع ہوا بعض نے

Marfat.com

قال شارح المواقف نقلاً عن الآمدی حیث قال کان المسلمون عند وفات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم علی عقیدۃ واحدۃ الا من کان ینطوی النفاق ویظہر الوفاق ثم نشاء الخلاف فیما بینھم اولاً فی امور اجتہادیۃ لایوجب ایماناً ولاکفراً وکان غرضھم منھا اقامۃ مراسم الدین وادامۃ مناھج الشرع القویم وذلک کاختلافھم عند قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مرض موتہ ایتونی بقرطاس الخ وکاختلافھم بعد ذلک فی التخلف عن جیش اسامۃؓ فقال قوم بوجوب الاتباع لقولہ علیہ السلام جھزوا جیش اسامہؓ لعن اللہ من تخلف عنہ وقال قوم بالتخلف انتظاراً لما یکون من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فی مرضتہ

اگر کسے گوید واثبات مقدمہ ممنوعہ نماید کہ ثبوت اجتہاد آنسرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از وحی بودہ پس صادق آمد کہ جمیع افعال واقوال آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام بموجب وحی است چہ احکام اجتہادیہ ہم برین تقدیر بموجب وحی شدہ گوئیم کہ مراد از جمیع افعال واقوال ہر قول وفعل اوست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خاصۃ علی سبیل التفصیل کما لایخفی علی فطن المتامل ولا

اتباع کو واجب قرار دیا بموجب حکم علیہ السلام جھزوا جیش اسامۃ
لعن اللہ من تخلف عنہ اور بعض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا
انجام دیکھنے کے انتظار میں پیچھے رہے۔ اگر اس پر اعتراض کرے اور اسی مقدمہ
کو جس پر کہ منع وارد کیا گیا ہے ثابت کرنے لگے کہ آنسرور کائنات علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے اجتہاد کا ثبوت بھی تو وحی سے ہوا ہے، پس صادق آیا کہ
جمیع افعال واقوال آنحضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام کے بموجب وحی ہی
ہوں کیونکہ احکام اجتہادیہ اس صورت میں بذریعہ وحی ہی ثابت
ہوئے ہیں جواب میں ہم کہتے ہیں کہ جمیع افعال واقوال سے مراد ہر فعل
اور ہر قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خاص خاص طور پر تفصیلا
ہے جیسا کہ سمجھدار دقیق النظر انسان پر پوشیدہ نہیں۔ ورنہ لازم آتا
ہے کہ مجتہدین کے تمام اقوال وافعال بموجب وحی ہوں کیونکہ ان کا
اجتہاد بھی تو وحی سے ثابت ہے۔ عقلمند اس سے عبرت حاصل کریں
علاوہ اس کے ہم کہتے ہیں کہ اس مقدمہ کا اثبات کوئی نفع نہیں دیتا
اس لیے کہ اس کی کمی دوسرا ایک مقدمہ ہے وہ یہ کہ نبی صلعم کے
جمیع افعال واقوال وحی سے ثابت ہونے کی تقدیر پر ان کی مخالفت
کا کفر ہونا ہے اور اس کا حال گزر چکا۔ اب علماء ماوراء النہر کی عبارت
میں ان کے اس قول سے مراد کہ آپ کے تمام افعال واقوال بموجب وحی
ہیں وہ امور ہیں جو امور اجتہادیہ کے علاوہ آپ سے صادر ہوئے خواہ وہ
وحی خفی سے ہوں یا وحی جلی سے اور اسی قدر تعمیم ان کے مقصد میں کافی ہے
ظاہر ہے وہ احادیث جو خلفائے ثلثہ کی مدح وستائش میں وارد
ہیں ان کا شمار غیب کی خبروں میں ہے اور غیب بطریق وحی معلوم ہو سکتا ہے

Marfat.com

یلزم ان یکون اقوال جمیع المجتہدین و افعالہم بموجب الوحی لان اجتہادہم ثبت بالوحی والنص فاعتبروا یا اولی الابصار علی انا نقول اثبات تلک المقدمۃ لا یجدی نفعاً لان مفتاحہ المقدمۃ القائلۃ بان مخالفتہا کفر وسندہ ما مر فافہم۔ وآنچہ در بداءۃ عبارت علماء ماوراء النہر واقع شدہ کہ جمیع افعال و اقوال آں حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بموجب وحی است مراد ازان واللہ سبحانہ اعلم سوائے امور اجتہادیہ کہ ازان سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام صادر شدہ سوا رکان بالوحی الجلی او بالخفی و ہمیں قدر از تعمیم در مدعاء ایشان کافی است چہ احادیثی کہ در مدائح خلفائے ثلثہ وارد گشتہ انداز قبیل اخبار از مغیبات اند وھو بطریق الوحی لا غیر ولا مدخل للرائ والاجتہاد فیہ قال عزوجل وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو وقال سبحانہ عالم الغیب لا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول۔ اما بریں تقدیر لازم است کہ از کریمہ وما ینطق عن الہوی عامہ از قرآن و وحی خفی مراد دارند کما لا یخفی شک نیست کہ از انکار و مخالفت چنیں افعال و اقوال انکار و مخالفت وحی لازم آید و مخالفت وحی کفر است والاحادیث الواردۃ فی مدحہم الدالۃ علی انہا اعلام اللہ سبحانہ کثیرۃ بحیث وصلت لکثرۃ الطرق وتعدد

Marfat.com

رائے اور اجتہاد کو اس میں کوئی دخل نہیں خدائے عز وجل نے فرمایا اللہ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں ان کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ غیب کا جاننے والا ہے، اپنے غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا مگر جس کو چاہے اپنے رسولوں میں سے لیکن بدیں صورت لازم آتا ہے کہ آیہ کریمہ وما ینطق عن الھوی سے وہ عام معنی مراد ہوں جو قرآن اور وحی خفی ہر دو کو شامل ہے اور شک نہیں کہ اس قسم کے اقوال و افعال سے انکار اور ان کی مخالفت سے وحی کی مخالفت اور اس کا انکار لازم آتا ہے اور وحی کی مخالفت کفر ہے۔ اور وہ احادیث جو ان بزرگوں کی مدح وستائش میں وارد ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص سرمایہ علم بخشی ہیں کثیر تعداد میں ہیں یہاں تک کہ اگر ان کی کثرت طرق و تعدد رواۃ کا لحاظ کیا جائے تو وہ شہرت کی حد تک یا معنیً تواتر کے درجہ تک پہنچتی ہیں ہم ان میں سے چند کا ذکر کرتے ہیں مثلاً ایک وہ جو ترمذی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بدیں معنی بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ابوبکرؓ سے ارشاد فرمایا کہ تم میرے غار کے ساتھی ہو اور حوض کوثر پر میرے رفیق ہو یا انھیں ترمذی کی بیان کردہ حدیث کہ آپ نے فرمایا جبرئیل میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھکو جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس میں سے میری امت کے لوگ داخل ہوں گے حضرت ابوبکرؓ بولے یا رسول اللہ میری آرزو ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا اور اس دروازہ کو دیکھتا۔ آپؐ نے فرمایا ابوبکرؓ تم تو جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگے۔ بخاری و مسلم میں حدیث نقل ہے کہ نبیؐ نے فرمایا میں جنت میں گیا اور وہاں میں نے ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک چھوکری تھی، میں نے پوچھا یہ کس کی ہے کہا گیا کہ یہ عمر بن الخطابؓ کی ہے میرا ارادہ

Marfat.com

الرواة الى حد الشهرة بل الى حد التواتر معنى فلنذكر عدة منها ماروى الترمذى عن النبى صلے الله عليه وسلم انه قال لابى بكر انت صاحبى فى الغار وصاحبى على الحوض و منها ما روى الترمذى ايضا عنه عليه الصلوٰة والسلام انه قال اتانى جبرئيل فاخذ بيدى فارانى باب الجنة يدخل امرأ من امتى فقال ابوبكر يا رسول الله وددت انى كنت معك حتى انظر الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انك يا ابا بكر اول من يدخل الجنة و منها ما روى البخارى ومسلم عن النبى صلے الله تعالے عليه وعلىٰ آله وسلم انه قال دخلت الجنة الىٰ ان قال رأيت قصرا بفنائه جارية فقلت لمن قال لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخله فانظر اليها فذكرت غيرتك فقال عمرؓ بابي وامى يا رسول الله أعليك أغار. و منها ما رواه ابن ماجة من النبى صلے الله تعالى عليه و آله وسلم انه قال ذلك الرجل ارفع امتى درجة فى الجنة قال ابو سعيد والله ماكنا نرى ذلك الرجل الا عمر بن الخطابؓ حتى مضى لسبيله و منها ما اخرج ابو على من عمار بن ياسر انه قال صلے الله تعالىٰ عليه و آله وسلم ما قدمت ابا بكرؓ وعمرؓ ولكن الله قدمها. و منها ما اخرج ابو على

Marfat.com

ہوا کہ اس کے اندر جا کر بوندی کو دیکھوں لیکن اے عمرؓ تمہاری غیرت مجھکو یاد آئی
حضرت عمرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا آپ
پر مجھے غیرت ہو سکتی ہے۔ ابن ماجہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا وہ شخص میری امت کا جنت میں سب سے بلند درجہ کا ہوگا۔ ابوسعیدؓ
کہتے ہیں کہ ہم اس شخص سے مراد سوائے عمرؓ کے کسی کو نہیں جانتے تھے یہاں تک
کہ انھوں نے وفات پائی۔ یہاں وہ حدیث بھی قابل لحاظ ہے جو ابو علی عمار
بن یاسرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا کہ میں نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو
مقدم نہیں بنایا بلکہ خود خدا تعالیٰ نے ان کو مقدم ٹھہرایا۔ یا وہ حدیث جو ابو علی
بیان کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس جبرئیل آئے
میں نے ان سے کہا کہ عمر بن الخطابؓ کے فضائل بیان کیجیے انھوں نے جواب
دیا اگر میں ان کے فضائل اس قدر مدت بیان کروں جس قدر مدت نوحؑ اپنی
قوم میں رہے تو بھی ان کے فضائل ختم نہ ہوں اور عمرؓ ابوبکرؓ کی نیکیوں میں سے
ایک نیکی ہیں۔ یہاں وہ حدیث بھی قابل لحاظ ہے جس کو ترمذی اور ابن ماجہ علی
ابن ابی طالب و انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں جنت کے ادھیڑ عمر والوں کے سردار ہیں اولین سے
آخرین تک سوائے انبیاء اور مرسلین کے۔ یہاں وہ حدیث بھی قابل
غور ہے جو بخاری و مسلم موسیٰ اشعریؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے
کہا میں مدینہ کے ایک باغ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک
شخص آئے انھوں نے دروازہ کھلوانا چاہا آپ نے فرمایا دروازہ کھولو اور اندر آنیوالے کو جنت کی خوشخبری دو میں نے
دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ابوبکرؓ ہیں، میں نے ان کو خوشخبری دی انھوں نے اس پر اللہ کا شکر
ادا کیا پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا حضور اکرمؐ نے مجھ سے پھر فرمایا، دروازہ کھولو اور

Marfat.com

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا اتانی جبرئیل فقلت یا جبرئیل حدثنی بفضائل عمر بن الخطاب رض فقال لو حدثتک مالبث نوح فی قومہ مانفدت فضائلہ وان عمر حسنۃ من حسنات ابی بکر ومنھا مارواہ الترمذی وابن ماجۃ عن علی بن ابی طالب وعن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ علیہ السلام قال ابوبکر وعمر سیدا کھول اھل الجنۃ من الاولین والآخرین الا النبین والمرسلین ومنھا مارویٰ البخاری ومسلم عن موسیٰ الاشعری رضی قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حائط من حیطان المدینۃ وجاء رجل فاستفتح فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افتح ولبشرہ بالجنۃ ففتحت لہ فاذا ابوبکر رض فبشرتہ بما قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فحمد اللہ ثم جاء رجل فاستفتح فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم افتح لہ وبشرہ بالجنۃ ففتحت لہ فاذا عمر فاخبرتہ بما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ۔ ثم استفتح رجل فقال لی افتح وبشرہ بالجنۃ علی بلوی یصیبہ فاذا عثمان رض فاخبرتہ بما قال النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فحمد اللہ سبحانہ ثم قال واللہ المستعان ھذا۔

وایضاً لوسلم کہ اخراج مروان بطریق وحی بودہ فلا نسلم کہ اخراج ونفی دائمی مراد آن سرور بودہ باشد چیا تتواند بود کہ اخراج موقتہ وتغریب موجل خواستہ باشد چنانکہ آں سرور علیہ السلام در حد زنا فرمودہ البکر بالبکر جلد مأۃ وتغریب عام۔ وچوں امیر المومنین عثمان رض بر توقیت اخراج اطلاع داشت بعد مضی مدت عقوبت

آنے والے کو جنت کی خوش خبری سناؤ میں نے دروازہ کھولا کیا دیکھتا ہوں کہ عمرؓ ہیں، میں نے ان کو خوش خبری سنائی انھوں نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر ایک آدمی نے دروازہ کھلوانا چاہا، آپ نے فرمایا دروازہ کھولو اور بلوے میں جو مصیبت پہنچنے والی ہے اس کے بدلے میں ان کو جنت کی خوش خبری سناؤ۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے ان کو خوش خبری سنائی انھوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا اللہ مددگار ہے۔

نیز اگر مان بھی لیا جائے کہ مروان کا نکالنا بروئے وحی تھا تو ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ اس کا نکالنا اور جلاوطنی ہمیشہ کے لئے تھی اور آنحضرت کی یہی منشا تھی ایسا کیوں نہ ہو کہ اخراج وقتی ہو جلاوطنی مقررہ مدت تک ہو جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے حد زنا میں فرمایا کنوارے کی کنواری کے ساتھ زنا پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اب چونکہ حضرت عثمان کو اخراج کی مدت کا پتہ تھا۔ سزا اور جلاوطنی کی مدت ختم ہونے پر آپ اس کو مدینے میں لے آئے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ رہی آیت لا تجد قوما الخ تو یہ کفار کی دوستی سے روکتی ہے اور مروان کا کفر ثابت نہیں کہ اس کی دوستی ممنوع قرار پائے لہذا سمجھو انصاف کرو اور سینہ زوری نہ کرو تاکہ اندھی اونٹنی کی طرح بھٹکنے لگو۔ نیز شیعہ نے بطریق منع اور مناقضہ کہا کہ خلفائے ثلثہ کی مدح جو آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے وہ متفق علیہ فریقین نہیں کیوں کہ شیعہ کی کتابوں میں ان کا نشان تک نہیں اور جو احادیث مذمت پر دلالت کرتی ہیں مثلاً گزشتہ روایتیں (کاغذ اور جیش اسامہؓ کی) یہ ہر دو فریق کی کتابوں میں درج ہیں یہ بھی کہتے ہیں کہ بعض اہل سنت وضع حدیث کو مصلحت کی خاطر جائز قرار دیتے ہیں لہذا غیر متفق علیہ حدیث پر سے اعتماد لازمی

Marfat.com

وتغریب اورا بہ مدینہ آورد ولا محذور فیہ۔ وآیۃ لا تجد قوماً الخ منع از مودت کفار می کند وکفر مروان ثابت نشدہ کہ مودت او ممنوع باشد فافہم وانصف ولا تعسف تخبط خبط العشواء ونیز شیعہ ثانیاً بطریق منع ومناقضہ گفتند کہ ورود مدح خلفائے ثلثہ از حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ فریقین نیست چہ در کتب شیعہ اثرے ازاں نیست وآنچہ دلالت بر ذم کند مثل روایحین مذکورتین وغیرھما در کتب فریقین مسطور است ونیز بعض از اہل سنت تجویز وضع حدیث برائے مصلحت کردہ اندپس اعتماد بر حدیث غیر متفق علیہ نیست۔

اقول فی دفع الاشکال بطریق اثبات المقدمۃ الممنوعۃ واللہ سبحانہ اعلم چوں شیعہ از کمال تعصب وعناد طعن سلف وسب خلفائے ثلثہ بلکہ تکفیر ایشاں را اسلام وعبادت خود خیال کردہ در احادیث صحاح کہ در مدائح ومناقب ایشان اند بی سند د دلیل جرح می کنند وتحریفات وتصرفات در آنہا مینمایند حتی کہ در کلام اللہ کہ مدار اسلام بران است واز صدر اول تبواتر منقول است وہیچ شبہ باو راہ نیافتہ وقبول زیادت ونقصان نمیکند آیات مخترعہ وکلمات مزخرفہ در می آورند ودر آیات قرآنی تصحیفات مینمایند چنانکہ در کریمہ ان علینا جمعہ وقرانہ فاذا قرانٰہ فاتبع قرانہ بایں طریق تصحیف وتحریف میکنند ان علیا جمعہ وقرا بہ فاذا قرأتہ فاتبع قرابتہ۔ از کمال ضلالت میگویند کہ بعضی آیات قرآنی را حضرت عثمانؓ پوشیدہ داشتہ است کہ در مدائح اہل بیت

Marfat.com

اٹھ جاتا ہے۔

دفع اشکال میں بطریق اثبات مقدمہ ممنوعہ ہم کہتے ہیں کہ جب شیعہ انتہائی تعصب و عناد سے اسلاف پر طعن اور خلفائے ثلثہ پر سب وشتم بلکہ ان کو کافر کہنے کو اسلام اور اپنی عبادت خیال کرتے ہیں تو لامحالہ احادیث صحاح جو ان کے مناقب میں واقع ہیں ان میں بے سند و بے دلیل جرح و قدح کرتے ہیں اور ان میں تحریف و تصرف سے کام لیتے ہیں یہ تو کلام اللہ جس پر مدار اسلام ہے اور قرن اول سے متواتر نقل ہے اور کسی شبہ کی اس میں گنجائش نہیں اور مطلق زیادتی و نقصان کا اس میں احتمال نہیں اس میں بھی گھڑی ہوئی آیتیں اور بناوٹی کلمے ملا دیتے ہیں اور آیات قرآنی میں تصحیف کو روا رکھتے ہیں چنانچہ آیہ کریمہ ان علینا جمعہ وقرانہ فاذا قراناہ فاتبع قرانہ میں تصحیف اس طرح کر ڈالی اور اس طرح تحریف کا قلم چلایا ان علیا جمعہ وقرابتہ فاذا اقراتہ فاتبع قرابتہ انتہائی گمراہی کا شکار ہو کر یہاں تک کہہ جاتے ہیں کہ حضرت عثمان رضہ نے ان بعض آیات قرآنی کو چھپا لیا ہے جو اہل بیت کی مدح میں وارد تھیں اور ان کو قرآن میں شامل نہیں کیا۔ یہ بات بھی او پر گزر چکی ہے کہ ان شیعہ کا ایک فرقہ اپنے گروہ کے نفع اور بہبود کے لیے جھوٹی گواہی کو روا رکھتا ہے انھیں برائیوں سے یہ لوگ طعن کے نشانہ بنے اور ان پر سے اعتماد اٹھ گیا اور ان کی عدالت ختم ہو گئی۔ ان کی تصنیف شدہ کتابیں اعتبار کھو بیٹھیں اور ان کا درجہ تحریف شدہ توریت وانجیل سے زائد نہ رہا۔ اہل سنت کی کتب صحاح میں مثلاً بخاری جو اصح کتب بعد القرآن ہے یا مسلم وغیرہ میں خلفائے ثلثہ کی

Marfat.com

بوده اند و آنها را داخل قرآن ساختہ و نیز سابقاً گزشت
کہ طائفہ از ایشان شہادت زور از برائی نفع و صلاح
گروہ خود تجویز کردہ اند پس بواسطہ ایں مفاسد مورد طعن
گشتند و اعتماد و عدالت ایشان را سابہ طرف شد و
کتب مدونہ ایشاں از ورطہ اعتبار ساقط شدند و
حکم توریت و انجیل محرفہ گرفتند و در کتب اہل سنت مثل
صحیح بخاری کہ اصح کتب بعد کتاب اللہ است و صحیح مسلم وغیرہما
جز از مدائح و تعظیم خلفائے ثلثہ نیست و آنچہ ایشاں از فساد طبیعت
و انحراف مزاج خود ذم خیال کردہ اند تصور باطل و خیال فاسد
است و از قبیل وجدان صفر است کہ مر شکر را تلخ واند تحقیق
آن بالا گذشت ۔ وَاَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ
مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ و آنکہ گفتہ اند کہ بعض اہل سنت وضع حدیث
برائے مصلحت تجویز کردہ اند پس اعتماد بر حدیث غیر متفق
علیہ نیست بر تقدیر لیست کہ اہل سنت کلام آں بعض رد
نکنند و در مقام انکار او نباشند و اظہار کذب آن ننمایند
والواقع لیس کذالک بلکہ ایشاں در کتب خود کذب وافترا
او را تصریح کردہ اند و از درجہ اعتبار و اعتماد ساقط نمودہ فلا
یعود الیہم شئ ولا یلتبس الحق الواضح بالباطل الظاہر
المبین بطلانہ ۔

و ایضا شیعہ در جواب بطریق منع گفتند کہ مخالفت خبر واحد
لا نسلم کہ کفر است چہ مخالفت اخبار احاد از مجتہدین واقع

Marfat.com

مدح و ستائش کے علاوہ کچھ نہیں اب یہ اپنے فساد طبع اور خرابی مزاج سے اس کو مذمت خیال کر بیٹھے ۔ یہ ان کا سراسر خیال فاسد اور تصور باطل ہے ۔ کوئی صفراوی مزاج والا جس طرح شکر کو کڑوا جانتا ہے بس یہی حال ان کا ہے اس کی تحقیق اوپر گزر چکی ۔ اور جو کج طبع ہیں تشابہات کی تابعداری فتنہ انگیزی کی غرض سے کرتے ہیں ۔ اور شیعہ کا یہ کہنا کہ بعض اہل سنت وضع حدیث کو مصلحت کی بنا پر جائز سمجھتے ہیں اور اسی لیے غیر متفق علیہ حدیث پر سے اعتبار اٹھ گیا تو یہ بات جب وقعت رکھتی کہ اہل سنت نے اس قسم کے لوگوں کے کلام کو رد نہ کیا ہوتا اور تردید کا پہلو اختیار نہ کرتے اور ان کے کذب کو بے نقاب نہ کرتے لیکن اس کے برخلاف واقعہ تو یہ ہے کہ اہل سنت نے اپنی کتابوں میں ان کے کذب و افترا کو وضاحت سے بیان کیا اور ان کے کلام کو درجہ اعتبار سے گرا دیا لہذا اب اہل سنت کی طرف کونسا قصور عائد ہو سکتا ہے ۔ اب تو حق باطل سے نکھر کر صاف جدا ہو گیا نیز شیعہ نے جواب میں بطریق منع کہا کہ ہم تسلیم نہیں کرتے کہ خبر واحد کی مخالفت کفر ہے کیونکہ ثابت ہے کہ مجتہدین نے خبر احاد کی مخالفت کی ہے واضح رہے کہ وہ احادیث جو صحابہ کرام کی مدح و ستائش میں وارد ہیں اگرچہ باعتبار الفاظ احاد ہیں لیکن بلحاظ کثرت رواۃ اور تعدد طرق وہ تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکی ہیں جیسا کہ گزرا ۔ اس میں تو بہرحال شک کی گنجائش نہیں کہ ان کے مطلب و مفہوم سے انکار کفر ہے اور اس قسم کی احادیث سے مخالفت مجتہدین سے ثابت نہیں ہے بلکہ امام ابو حنیفہؒ جو رئیس اہل سنت ہیں نہ صرف خبر واحد کو بلکہ اقوال صحابہ کو بھی قیاس

Marfat.com

شده، پوشیده نماند که احادیثی که در توصیف و تعظیم خلفای ثلثہ وارد گشتہ اند اگرچہ از روئے لفظ احاد اند اما از کثرت رواۃ و تعدد طرق آنہا بحد تواتر معنوی رسیده اند کما مر و شک نیست کہ انکار مدلول آنہا کفر است و مخالفت چنیں اخبار احاد از مجتہدین واقع نشده است بلکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہ رئیس اہل سنت است نہ مطلق خبر واحد بلکہ اقوال صحابہ را بر قیاس مقدم میدارد و مخالفت آنہا تجویز نمی کند و ایضا شیعہ بعد تسلیم ورود مدح خلفای ثلثہ در جواب گفتند و منع مقدمہ صحیحہ نمودند کہ تعظیم و توقیر حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نسبت بخلفائے ثلثہ قبل از صدور مخالفت از ایشان بود دلالت بر حسن وسلامتی عاقبت نمی کند چہ عقوبت قبل صدور عصیان با آنکہ معلوم الصدور باشد لائق نیست لہذا حضرت امیر از عمل ابن ملجم خبر داده عقوبت نفرمودند۔ پوشیده نماند احادیثی کہ در مدائح ایشان وارد گشتہ اند دلالت بر حسن و سلامتہ عاقبت میکنند و از امن خاتمہ خبر میدہند چنانکہ از احادیث مذکورہ ہم ایں دلالت مفہوم میشود و امثال ازیں احادیث از صحاح وحسان بسیار است و چنانچہ عقوبت قبل صدور عصیان با آنکہ معلوم الصدور باشد لائق نیست ہمچنیں مدح کسی کہ معلوم الذم و مستوجب عقوبت ہم است سزاوار مدح نیست فورود المدح یدل علی حسنہم حالا و مالا لہذا حضرت امیر ابن ملجم را ہر چند عقوبت نفرموده مدح و توصیف او بہیچ وجہ نکرده

پر مقدم رکھتے ہیں اور ان کی مخالفت کو روا نہیں رکھتے۔ نیز شیعہ خلفائے ثلثہ کی مدح میں وارد احادیث کو مانتے ہوئے جواب میں کہتے ہیں اور مقدمہ صحیحہ کو رد کرتے ہیں کہ آنحضرت کی تعظیم و توقیر جو خلفائے ثلثہ کی شان میں واقع ہے یہ مخالفت کے وقوع سے پہلے پہلے کی تھی اس سے نتیجہ کی سلامتی وبہتری کا پتہ نہیں چلتا کیونکہ وہ گناہ جو ابھی صادر نہ ہوا ہو باوجودیکہ اس کا صدور معلوم ہو اس کی سزا قبل صدور مناسب نہیں چنانچہ حضرت امیرؓ نے ابن ملجم کی بدکرداری کا پتہ دے دیا تھا لیکن بایں ہمہ اس کو سزا نہیں دی۔

واضح ہو کہ جو احادیث ان کی مدح میں وارد ہیں ان کی عاقبت کی درستی اور بہتری کی کھلی دلیل ہیں اور ان کے پر امن خاتمہ کو بتاتی ہیں ان احادیث کا مضمون صاف اس کی طرف مشیر ہے اور اس قسم کی صحیح اور حسن حدیثیں بہت سی ہیں اور جس طرح گناہ کے سرزد ہونے سے پہلے یا اس قصور سے پہلے جس کا سرزد ہونا معلوم ہو عقوبت مناسب نہیں اسی طرح جس کی برائی معلوم ہو اور وہ سزاوار عقوبت ٹھہرتا ہو اس کی مدح وستائش بھی روا نہیں لہذا مدح و تعظیم ان بزرگوں کی ان کی اچھائی پر صاف دال ہے فی الوقت بھی اور آئندہ بھی، یہی وجہ تھی کہ حضرت امیر نے ابن ملجم کو اگر سزا نہیں دی تو اسکی تعریف و توصیف بھی نہیں کی اور اس کی تعظیم و توقیر کو روا نہ رکھا۔ اس بحث کی تحقیق آیہ کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین کے ذیل میں آئے گی۔

علمائے ماوراء النہر رحمہم اللہ نے فرمایا کہ بمقتضائے آیہ کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین الخ خلفائے ثلثہ رضامندی حق سے مشرف ہو چکے

Marfat.com

اعتبار تعظیم و توقیر او ہم روا نداشتند تحقیق ایں مبحث در کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ مذکور خواہد شد۔

قال علمار ماوراء النہر رحمہم اللہ سبحانہ، خلفائے ثلثہ بمقتضای کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ برضوان حق ملک منان مشرف شدہ اند پس سب ایشان کفر باشد۔ شیعہ در جواب بطریق مناقضہ گفتند و استلزام امر رضوان ایشان را منع نمودہ گفتند کہ مدلول آیت عند التدقیق رضائے حضرت اللہ تعالیٰ است از فعل خاص کہ بیعت باشد کسی منکر ایں نیست کہ بعض افعال حسنہ مرضیہ از ایشان واقع است سخن دریں است کہ بعض افعال قبیحہ از ایشاں بوجود آمدہ کہ مخالفت آں عہد و بیعت است چنانکہ در امر خلافت مخالفت نص حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نمودہ غصب خلافت کردند حضرت فاطمہ را آزردہ ساختند چنانکہ در صحیح بخاری مذکور است و در مشکوٰۃ در مناقب آنحضرت علیہا الرضوان منقول است کہ من اذاہا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ و کلام صادق بمضمون ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ۔ ناطق است حاصل کہ بواسطہ ایں افعال ذمیمہ و منع وصیت حضرت پیغمبر علیہ السلام و تخلف از جیش اسامۃؓ مورد طعن و

Marfat.com

ہیں لہٰذا اُن کو گالی دینا کفر ہوگا۔

شیعہ نے جواب میں بطریق مناقضہ کہا اور ان کی رضامندی کے استلزام کو رد کیا کہا کہ اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو اس آیت سے ایک مخصوص فعل (بیعت) پر حضرت عزاسمہ کی رضامندی کا پتہ چلتا ہے اور اس سے کسی کو انکار نہیں کہ خلفائے ثلثہ سے بعض افعال حسنہ صادر ہوئے ہیں۔ گفتگو اس میں ہے کہ بعض افعال قبیحہ بھی ان سے سرزد ہوئے جو بیعت و عہد کے مخالف ہیں جیسا کہ خلافت کے بارے میں حضرت پیغمبر علیہ السلام کی نص کی مخالفت کی اور خلافت کو چھین بیٹھے، حضرت فاطمہ کو آزردہ دل کیا حالانکہ صحیح بخاری میں مذکور ہے اور مشکوٰۃ میں مناقب کے بیان میں حضرت فاطمہؓ کے بارے میں منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے ان کو اذیت پہنچائی تو اس نے مجھکو اذیت پہنچائی اور جس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس نے گویا اللہ کو ستایا۔ پھر اس کلام صادق کا مضمون "البتہ وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ نے دنیا و آخرت میں لعنت کی" صاف اس امر پر گویا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ بواسطہ ان افعال قبیحہ کے اور وصیت حضرت پیغمبر علیہ السلام کو رد کردینے اور جیش اسامہؓ سے پیچھے رہنے سے وہ طعن و مذمت کا نشانہ بنے کیونکہ عاقبت کی سلامتی اعمال کے خاتمہ کی اچھائی پر موقوف ہے اور عہد حضرت پیغمبر علیہ السلام کو وفا کرنے پر۔

ہم کہتے ہیں کہ جس مقدمہ کو وہ رد کرتے ہیں اسی کو ہم ثابت کرتے ہیں اور بیان استلزام کا یہ ہے کہ آیت کریمہ کا مفہوم بعد تحقیق و تدقیق یہ ٹھہرتا ہے کہ حق سبحانہ کی رضامندی مومنین کے ساتھ اسی وقت سے ثابت ہو

مذمت شدند چه سلامت عاقبت بحسن خاتمہ اعمال ووفا کردن بعہد حضرت رسول متعال است واقوال واثبت المقدمۃ الممنوعۃ وبیان الاستلزام این کہ مدلول آیۃ کریمہ تحقیقاً وتدقیقاً رضائے حق است سبحانہ از مومنان در وقت بیعت ایشان بان سرور علیہ السلام غایۃ مافی الباب ان التدقیق یفضی الی علیۃ بیعتھم لرضاہ سبحانہ نعم کون البیعۃ مرضیۃ انما یفھم من انھا لما کانت علیۃ للرضا یکون ھولاء بسببھا مرضیین یکون ھی مرضیۃ بالطریق الاولی واما ان البیعۃ ھی المرضی علیھا اصالۃ مع عدم کون الموصوفین بھا مرضیین کما زعموا فمما لا یفھم احد کما لا یخفی علی من لہ ادنی درایۃ فی اسالیب الکلام ولما التبس علیھم الحق سموا خطاھم تدقیقا. پس گوئیم جماعہ کہ حق سبحانہ ونعالی از آنہا راضی شدہ باشد ودانستہ باشد سرائر وبواطن ایشان را وسکینت وطمانیت برآنہا نازل فرمودہ باشد کما دل علیہ قولہ سبحانہ بعداہ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم. وآن سرور علیہ السلام ایشان را بجنت مبشر ساختہ باشد از خوف سوء خاتمہ ونقض عہد وبیعت مصئون ومامون باشد۔

علی انا نقول اگر مراد از آیہ کریمہ رضای حق سبحانہ وتعالے باشد، ازاں فعل خاص کہ بیعت است کما زعموا گوئیم ہرگاہ کہ حق سبحانہ از بیعت ایشان راضی شد وایں فعل را مستحسن ساخت جماعۂ کہ بآن موصوف اند مرضی ومحمود العاقبہ باشد حہ اللہ تعالے از افعال کفار راضی نیست وہمچنیں از اعمال جماعۂ کہ مذموم العاقبہ

Marfat.com

جبکہ وہ نبی کے ساتھ بیعت کر رہے تھے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے اور تدقیق سے بھی یوں معلوم ہوتا ہے کہ بیعت ان کی نبیؐ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی علت ہے پس بیعت کا فعل حسن ہونا اور پسندیدہ ہونا اس سے خود سمجھ میں آسکتا ہے کیوں کہ وہ رضامندی کی علت ہے چنانچہ جب یہ لوگ بیعت کرنے والے اس بیعت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے مشرف ہو چکے ہیں تو بیعت بطریق اولیٰ پسندیدہ ہوگی لیکن بیعت کا پسندیدہ ہونا اصالۃً۔ بغیر اس کے کہ بیعت کرنے والے پسندیدہ لوگ ہوں جیسا کہ شیعہ گمان کرتے ہیں فہم سے بالکل بعید بات ہے۔ جو اسالیب کلام سے ذرا واقفیت رکھتا ہے اس سے یہ حقیقت پوشیدہ نہیں۔ اور جب حق تک ان کی رسائی نہ ہو سکی تو انھوں نے اپنی خطا کا نام تدقیق رکھ لیا۔ لہذا ہم کہتے ہیں کہ وہ جماعت جس سے حق سبحانہ راضی ہو گیا ہو ان کے اندرونی اور چھپے حالات سے واقف ہو ان پر سکینہ اور طمانیت اتار چکا ہو جیسا کہ فرمایا " پس جانا ان کے دل کی چیز کو پس نازل کی سکینہ ان پر " اور نیز اس جماعت کو آنسرورؐ نے جنت کی خوشخبری سنادی ہو وہ جماعت لامحالہ خاتمہ کی برائی اور از نقض عہد و بیعت سے محفوظ و مامون ہو گی۔

اس کے علاوہ اگر آیت سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضامندی ان کے فعل خاص بیعت سے ہو جیسا کہ شیعہ کو دھوکا لگا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ جب حق سبحانہ ان کی بیعت سے راضی ہوا اور ان کے اس فعل کو مستحسن سمجھا تو وہ جماعت جو اس رضامندی کے شرف سے مشرف ہوئی پسندیدہ اور محمود العاقبہ ہوگی اور اس وقت کفار کے افعال سے راضی نہیں ہے اور اسی طرح اس جماعت کے افعال سے بھی راضی نہیں جو مذموم العاقبہ

Marfat.com

اند وآن اوان افعال را مستحسن ساخت اگرچہ فی نفسہا حسنہ وصالحہ باشند ودر باب اعمال صالحہ ایشان میفرماید۔ والذین کفروا اعمالهم کسراب بقیعة یحسبہ الظمآن ماء حتی اذا جاءہ لم یجدہ شیئا ودر جاے دیگر میفرماید ومن یرتدد منکم عن دینہ فیمت وهو کافر فاولئک حبطت اعمالهم فی الدنیا والآخرہ پس فعلیکہ در آخرت کار نیاید وناچیز شود رضای حق سبحانہ وتعالیٰ ازان فعل بہیچ معنی ندارد چہ رضائی نہایت مرتبہ قبول است ورد وقبول خداوندی باعتبار مآل است انما العبرة للخواتیم۔ بورود نص از حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ازبرای خلافت امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہ ثابت نشدہ است بلکہ دلیل از امتناع ورود آن کہ اگر ورود می یافت تبواتر منقول می شد۔ لانہ مما یتوفر له دواعی علی نقلہ کقتل الخطیب علی المنبر ونیز حضرت امیر بایں نص احتجاج میکرد وابوبکرؓ را از خلافت منع می ساخت چنانکہ ابوبکرؓ انصار را از امامت منع می کرد بخبر الائمة من قریش وانصار قبول کردند وترک امامت نمودند قال شارح التجرید وکیف یزعم من لہ ادنیٰ مسکة ان اصحاب رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم مع انهم بذلوا انفوسهم وبذلوا ذخائرهم وقتلوا اقاربهم وعشائرهم فی نصرة رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واقامة شریعة وانقیاد امرہ واتباع طریقة انهم خالفوہ قبل ان یدفنوہ مع هذہ النصوص القطعیہ الظاهرة الدلالة النصوص علی المراد بل هٰهنا امارت

Marfat.com

ہے اگرچہ پسندیدہ افعال اس سے سرزد ہوں اور وہ افعال حسنہ اور صالحہ ہوں چنانچہ ایسے ہی لوگوں کے اعمال کے بارے میں ارشاد باری ہے" اور وہ لوگ جو کافر ہیں ان کے اعمال سراب (دھوکے) کی طرح ہیں جو چٹیل میدان میں ہو پیاسا اس کو پانی سمجھتا ہے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آتا ہے اس کو کچھ نہیں پاتا۔ یا دوسری جگہ فرماتا ہے" اور جو تم میں سے اپنے دین سے مرتد ہوجائے پس وہ مرجائے کافر ہوکر وہی لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں ضائع ہوگئے ہیں۔ لہٰذا وہ فعل جو آخرت میں کام میں نہ آوے اور وہاں ناچیز ہوجائے اس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کوئی معنی نہیں رکھتی کیونکہ رضا قبولیت کے آخری درجہ سے عبارت ہے اور اللہ تعالیٰ کا کسی چیز کو رد کرنا یا قبول کرنا باعتبار مآل اور نتیجے کے ہے کیونکہ دار و مدار خاتموں پر ہوتا ہے اور خلافت امیرالمومنین علیؓ کے بارے میں حضرت پیغمبر علیہ السلام سے کسی نص کا وارد ہونا ثابت نہیں ہوا بلکہ امتناع درود پر دلیل قائم ہے کیونکہ اگر نص وارد ہوتی تو بتواتر نقل ہوتی کہ اس کے دواعی (اسباب) بہت ہیں مثلاً اگر کسی خطیب کا منبر پر قتل ہوجائے تو وہ مشہور اور متواتر ہوتا ہے۔ نیز حضرت امیرؓ اس نص کو دلیل میں پیش کرتے اور ابوبکرؓ کو خلافت سے روکدیتے۔ جس طرح ابوبکرؓ نے انصار کو خلافت سے روکدیا اور حدیث" امام قریش میں سے ہوں گے " پیش کی انصار نے اس کو قبول کیا اور امامت سے دست کش ہوگئے۔ شارح تجرید نے کہا جس کو دین سے ذرا سابھی لگاؤ ہو وہ کیسے ایسا گمان کرے کہ صحابہ کرام جنہوں نے آنحضرتؐ کی نصرت کی خاطر شریعت کو برقرار رکھنے کے لیے اور آنجنابؐ کی تعمیل حکم اور اتباع طریقہ کی خاطر اپنی جانیں قربان کیں، اپنا مال و دولت لٹا ڈالا، اپنے عزیز و اقارب اور کنبے والوں کو قتل کیا،

Marfat.com

وروایات ربما یفید باجتماعها القطع بعدم مثل النصوص وهو انها لم یثبت ممن یوثق به من المحدثین مع شدة محبتهم لامیر المومنین ونقلهم الاحادیث الکثیرة فی مناقبه وکمالاته فی امر الدنیا ولم ینقل فی خطبه ورسائله ومفاخراته ومخاصماته وعند تاخره عن البیعة وجعل امر الخلافة شوری بین ستة نفر ودخل علیؓ فی الشوری وقال عباسؓ لعلیؓ امدد یدک حتی یقول الناس هذا عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابع ابن عمه ولا یختلف منک اثنان وقال ابوبکرؓ لیت انی سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن هذا الامر فیمن هو کنا لا ننازعه وعلیؓ باحتمعاونه ببیعة الناس له لا بنص من النبی صلی اللہ تعالیٰ وآلہ وسلم.

رہی ظاہر از آزار فاطمہ علیہا الرضوان کہ در حدیث وارد گشتہ است مطلق بہر وجہ مراد نخواہد بود زیراکہ آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہا در بعض اوقات از حضرت علیؓ آزار داشتہ چنانکہ در اخبار و آثار آمدہ و نیز حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض ازواج خود را فرمودہ لا تؤذننی فی عایشہؓ فان الوحی لا یاتینی وانا فی ثوب امراۃ الا عائشۃ. پس آزار عائشہؓ را آزار خود فرمودہ و شک نیست کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا از حضرت امیر آزار داشتہ، پس گوئم تواند بود ایذائی کہ در احادیث نہی از آں وارد گشتہ است مخصوص باشد با یذائی کہ از ہوائی نفسانی و ارادۂ شیطانی بودہ باشد و آزاری کہ از اظہار کلمۂ حق بمطابق حدیث و نص است

وہ آنجناب کو دفن کرنے سے پہلے آپکی مخالفت کر بیٹھیں پھر جبکہ مقصود پر نصوص قطعیہ ظاہر الدلالت موجود ہوں بلکہ اس جگہ اشارات اور روایات اور بھی ہیں کہ بہت دفعہ ان کے جمع ہونے سے علم قطعی ہوتا ہے جبکہ وہ ان نصوص قطعیہ کے مثل نہ ہوں اور وہ یہ کہ وہ نصوص قطعیہ (جو امامت حضرت علیؓ کے متعلق ہیں) محدثین میں سے کسی ثقہ شخص سے ثابت نہیں ہیں باوجودیکہ ان کو امیرالمومنین سے شدید محبت ہے اور انھوں نے بہت سی وہ احادیث نقل کی ہیں جو آپ کے مناقب اور امور دنیا و آخرت میں آپ کے کمالات سے تعلق رکھتی ہیں۔ نیز آپ کے خطبوں رسائل فخر و مباہات کے کلاموں مخاصمات میں اور اس اس وقت کہ لوگ آپ کی بیعت سے رُکے ان کی نقل ثابت نہیں بلکہ آپ نے امر خلافت کو چھ آدمیوں کے مشورہ پر موقوف رکھا اور خود حضرت علیؓ اس شوریٰ میں داخل ہوئے۔ عباسؓ نے حضرت علیؓ سے فرمایا آپ ہاتھ بڑھائیے میں آپ سے بیعت کروں تاکہ لوگ کہیں کہ آنحضرتؐ کے چچا نے اپنے بھتیجے سے بیعت کرلی تو آپکی بیعت سے دو آدمی بھی نہ پھر سکیں اور ابوبکرؓ نے فرمایا کاش میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس امر خلافت کے بارے میں دریافت کرلیتا پھر جو ہوتا اس میں ہم جھگڑا نہ کرتے۔ پھر حضرت علیؓ نے حضرت معاویہؓ سے لوگوں کے بیعت کرنے میں مباحثہ کیا لیکن کوئی نص نبیؐ پیش نہیں کی۔

اور حضرت فاطمہؓ کی آزار رسانی سے جو بظاہر ممانعت حدیث میں وارد ہے وہ مطلق بہر وجہ مراد نہ ہوگی کیونکہ بعض وقت حضرت فاطمہؓ حضرت امیرؓ سے آزردہ دل ہوئیں چنانچہ احادیث و آثار اس پر دال ہیں نیز حضرت پیغمبر علیہ السلام نے بعض ازواج سے فرمایا مجھکو عائشہؓ کے

حاصل شود ممنوع و منہی عنہ نباشد و معلوم است کہ باعث آزار آنحضرت زہرا علیہا الرضوان از صدیق اکبرؓ بواسطہ منع ارث فدک بودہ و صدیق در منع آن متمسک بحدیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام بودہ کہ نحن معاشر الانبیاء لا نورث ماترکنا ہ صدقۃ نہ تابع ھواء نفسانی پس داخل وعید نباشد اگر کسی گوید کہ چوں صدیق علیہ الرضوان متمسک بحدیث بودہ و حکمی کہ از آں سرور علیہ السلام شنیدہ بود نقل کردہ و حضرت زہرا علیہا الرضوان چرا ازد غضب شدہ و آزار کشیدہ کہ آں آزار فی الحقیقت آزار آنسرور بودہ و ہو منہی عنہ در جواب گویم کہ ایں غضب و آزار اختیاری و قصدی نبودہ بلکہ بمقتضای طبع بشری و جبلت عنصری بودہ کہ داخل تحت قدرت و اختیار نیست و نہی و منع باں تعلق ندارد فافہم۔

قال علماء ما وراء النھر اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ را صاحب پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خواندہ و صاحب پیغمبر قابل ذم و لعن نیست شیعہ در جواب لطریق المنع گفتند کہ آیہ قال لصاحبہ وھو یحاورہ اکفرت دال است بر اینکہ مصاحبت درمیان مسلم و کافر واقع است یا صاحبی السجن ءارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار نیز موید مقصود است پس حضرت یوسف علیہ السلام کہ پیغمبر است دو کس را صاحب خود خواندہ کہ بت پرست بودند پس ظاہر شد کہ مجرد صاحب پیغمبر بودن دلیل خوبی نیست۔

اقول مثبتاً للمقدمۃ الممنوعۃ کہ مصاحبت بشرط مناسبت البتہ موثر است و انکار تاثیر آں مصادم بداہت و معارض عرف و عادت

Marfat.com

بارہ میں ایذا نہ دو کیونکہ وحی مجھ پر سوائے عائشہ رضؓ کے کسی کے لحاف میں نہیں آتی۔ لہذا آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ رضؓ کے آزار و آزردگی کو اپنا آزار قرار دیا ہے اور شک نہیں کہ حضرت عائشہ رضؓ حضرت امیر رضؓ سے آزردہ دل تھیں لہذا ہم کہتے ہیں کہ احادیث میں جس ایذاء رسانی کی ممانعت ہے ہو سکتا ہے کہ وہ خواہش نفسانی کے ساتھ مخصوص ہو اور ارادہ شیطان کے ساتھ مشروط ہو اور وہ آزار و آزردگی جو کلمہ حق کے اظہار سے واقع ہو جو مطابق حدیث و نص ہو تو وہ ممنوع نہ ہو پھر اس کا بھی سب کو علم ہے کہ فاطمہ رضؓ کی آزردگی حضرت صدیق اکبر رضؓ سے بدیں باعث تھی کہ آپ نے فدک سے ارث کو روک دیا تھا اور حضرت صدیق اکبر رضؓ اس ممانعت میں حدیث نبوی سے حجت لاتے تھے کہ آنجناب صلعم نے فرمایا ہم انبیاء کے گروہ ہیں ہم ورثہ نہیں چھوڑتے جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ آپ خواہش نفسانی کے تابع نہ تھے لہذا آپ وعید میں داخل نہیں ہوں گے۔ اگر کوئی کہے کہ جب حضرت صدیق رضؓ حدیث سے حجت لائے اور آپ نے آنحضرت صلعم کا دیا ہوا حکم نقل کیا تو حضرت فاطمہ رضؓ کیوں غصہ ہوئیں کیوں آزردہ خاطر ہوئیں کہ آپکی آزردگی آنحضرت کی آزردگی تھی جس سے ممانعت ہے اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ فاطمہ رضؓ کا غصہ اور آپکی آزردگی باختیار و قصد نہ تھی بلکہ بتقاضائے بشری جبلت عنصری اور بشریت کے تقاضے اختیار و قصد سے باہر ہیں اور ممانعت اور نہی ان کو شامل نہیں۔

علماء ماوراء النہر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالے نے ابوبکر رضؓ کو حضرت پیغمبر علیہ السلام کا صاحب قرار دیا ہے، لہذا آپ مستحق ملامت و ذم نہیں ٹھیر سکتے۔ شیعہ اس کے جواب میں بطریق منع کہتے ہیں کہ آیت "کہا اس نے اپنے صاحب سے اور وہ جواب و سوال کر رہا تھا کہ تو نے کفر کیا" دلالت کرتی ہے کہ مسلم اور کافر میں مصاحبت ہو سکتی ہے اور آیت "اے میرے قیدخانہ کے صاحبو کیا مختلف رب بہتر ہیں یا اللہ واحد القہار" بھی اسی مطالعہ کی تائید کرتی ہے۔ گویا حضرت یوسفؑ جو پیغمبر ہیں دونوں آدمیوں

Marfat.com

است۔ ہر کہ او ز آثار صحبت منکر است
جہل او برما مقرر می شود

و چوں درمیان مسلم و کافر مناسبت متحقق نبود از قبول تاثیر صحبت یکدیگر محروم ماندند۔ و آنکہ منقول است کہ آن دو بت پرست از برکت صحبت حضرت یوسف علیہ السلام مسلمان شدند و از کیش مشرکان بیزار گشتند، پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ با وجود مناسبت تام از سعادت صحبت آن حضرت علیہ الصلاۃ والسلام چرا مستعد نشود و از کمال و معارف او چوں محروم ماند و حال آنکہ آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام میفرماید ما صب اللہ شیئاً فی صدری الا وقد صببتہ فی صدر ابی بکر ہرچند مناسبت بیشتر فوائد صحبت افزوں تر لہذا حضرت صدیق رض از جمیع اصحاب افضل گشت و ہیچ یکی از آنہا بمرتبہ او نرسید چہ مناسبت باآں سرور ع از ہمہ بیشتر داشت قال علیہ السلام ما فضل ابوبکر بکثرۃ الصلوٰۃ ولا بکثرۃ الصیام ولکن بشئی وقر فی قلبہ۔ علما گفتہ اند کہ آن شئی حب پیغمبر است صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم والفناء فیہ پس انصاف باید کرد کہ چنیں مصحوب پیغمبر چوں قابل ذم و طعن باشد۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا۔

قال علماء ماوراء النہر کہ حضرت امیر باوجود کمال شجاعت در وقت بیعت مردم با خلفائے ثلثہ بودند و منع نفرمودند و خود نیز متابعت فرمودند و ایں نیز دلیل حقیت بیعت است وگرنہ قدح آنحضرت رض لازم آید۔

Marfat.com

کو اپنا صاحب کہتے ہیں جو بت پرست تھے اس سے صاف ظاہر ہوا کہ پیغمبر کا صرف صاحب ہونا خوبی کی نشانی نہیں۔ جس کے نصیب میں فلاح و بہبود نہ تھی اس کو نبی کا چہرہ دیکھنا سود مند نہ ہوا۔

ہم مقدمہ ممنوعہ کو ثابت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مصاحبت بشرط مناسبت بلاشبہ موثر ہے۔ اور اس کی تاثیر کا انکار کرنا بداہت کو ٹھکرانا ہے اور عرف و عادت سے مقابلہ کرنا ہے چنانچہ ایک بزرگ کیا خوب کہتے ہیں۔ جو صحبت کے آثار کا منکر ہے اس کی جہالت ہمارے نزدیک ثابت ہے۔ اب چونکہ مسلم و کافر میں مناسبت نہ تھی ایک دوسرے کی صحبت کا اثر لینے سے محروم رہ گئے۔ اور یہ جو منقول ہے کہ وہ دو بت پرست حضرت یوسف ؑ کی صحبت کی برکت سے مسلمان ہو کر مشرکین کی عادات سے بیزار ہو گئے تو حضرت صدیق ؓ پوری مناسبت رکھنے کے باوجود آنحضرت ؐ کی صحبت باسعادت سے کیوں سعادت اندوز نہ ہوں اور آنجناب ؐ کے کمال و معارف سے کس طرح محروم ہوں چنانچہ آنسرور ؐ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ نے میرے سینہ میں جو بھی چیز ڈالی وہ میں نے ابوبکر کے سینہ میں ڈال دی ظاہر ہے جس قدر مناسبت زیادہ اسی قدر فائدہ صحبت زیادہ لہذا اس طرح حضرت صدیق ؓ تمام صحابہ سے افضل ٹھہرے اور صحابہ میں سے کوئی بھی آپ کے درجہ تک نہ پہنچ سکا۔ یہ اسی لیے کہ آپکو آنحضرت ؐ سے سب سے زیادہ مناسبت تھی۔

آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ ابوبکر ؓ کو کثرت نماز و روزہ سے فضیلت نہیں دی گئی بلکہ اس چیز کی وجہ سے جو ان کے دل میں ڈالی گئی ہے۔ علماء نے فرمایا ہے کہ وہ چیز محبت اور فنا فی حب رسول ؐ ہے پس انصاف کو سامنے رکھتے ہوئے پیغمبر ؐ کے ایسے ساتھی کو کس طرح قابل ذم و طعن قرار دیا جائے۔ ان کے مونہوں سے

Marfat.com

شیعہ در جواب بطریق نقض گفتند و بالزام مشترک رواں کردند و ممکن توجیہہ بطریق منع ایضً کما لا یخفی علی من لہ ادنی درایۃ فی المناظرۃ و نمودند کہ قبل ازانکہ حضرت امیر از تجہیز و تکفین فارغ شدند خلفائے ثلثہ در ثقیفہ نبی ساعدہ اکثر اصحاب را جمع کردہ برائے ابی بکر رضؓ بیعت گرفتند و ازان حضرت بعد از اطلاع برائے قلت اتباع و بیم ہلاک اہل حق یا باعث دیگر مباشر حرب نہ شدند و ایں دلالت بر حقیت بیعت نمیکند چہ حضرت امیر با کمال شجاعت در ملازمت حضرت پیغمبرؐ بود پیغمبر با حضرت امیر و سائر صحابہ با کفار قریش جنگ نہ کردہ از مکہ معظمہ مہاجرت نمودند و بعد از مدتے کہ متوجہ مکہ شدند در حدیبیہ صلح نمودند و مراجعت فرمودند پس ہر وجہیکہ برائے جنگ نہ کردن حضرت پیغمبرؐ و حضرت امیر و سائر صحابہ گنجد برائے جنگ نکردن حضرت امیر تنہا می گنجد مع شی زائد چہ ظاہر است کہ حقیت کفار قریش اصلا متصور نیست۔ ونزد اہل تحقیق ابن نقض در بالا نیز جاری است چہ فرعون در دعوئ خدائی چہار صد سال بر مسند سلطنت بودہ و ہر یک از شداد و نمرود و غیرہما نیز سالہا دریں دعوی باطل بودند و حضرت اللہ تعالیٰ با کمال قدرت ایشان را ہلاک نکردہ پس ہرگاہ در مادۂ حق سبحانہ تاخیر در دفع خصم گنجد در مادۂ بندہ تنہا بطریق اولی می گنجد۔ و آنچہ فرمود کہ حضرت امیر با ایشان بیعت کردند وقوع آن بلا اکراہ و تقیہ ممنوع است۔

اقول فی حل الاشکال واللہ سبحانہ اعلم بحقیقۃ الحال

Marfat.com

بہت بڑی بات نکلتی ہے. یہ لوگ جھوٹ کے سوا کچھ منہ سے نہیں نکالتے.

علما ماورار النہر نے فرمایا کہ حضرت امیر باوجود انتہائی بہادر ہونے کے جب خلفار ثلثہ سے لوگوں نے بیعت کی تو آپ نے منع نہیں فرمایا بلکہ خود بھی متابعت میں حصہ لیا لہذا یہ بات بھی بیعت کے حق ہونے پر کھلی دلیل ہے ورنہ حضرت علی رضہ کی شان میں فرق آتا ہے.

شیعہ نے اس کے جواب میں بطریق نقض کہا اور الزام مشترک جاری کیا لیکن اسکی بھی توجیہ بطریق منع ہوسکتی ہے جس کو مناظرہ کے فن سے ذرا سا مذاق ہے اس کے نزدیک یہ بات ظاہر ہے. شیعہ نے اس طرح کہا کہ پہلے اس کے کہ حضرت امیر رضہ آنحضرت کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوں خلفائے ثلثہ نے ثقیفہ بنی ساعدہ میں اکثر صحابہ کو جمع کیا اور ابوبکر رضہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی. اب جب علی رضہ نے اس بات کی خبر پائی تو متبعین کی کمی اور اہل حق کی بلا وجہ خونریزی سے ڈر کر یا کسی اور امر کی بنا ر پر مزاحمت پر آمادہ نہ ہوئے تو یہ حقیقت ابوبکر رضہ کی خلافت کے حق ہونے کو نہیں بتاتی دیکھیے حضرت امیر باوجود اس کے کہ بڑے بہادر تھے اور حضرت پیغمبر ع کی خدمت میں حاضر اور آپ کے علاوہ تمام صحابہ بھی آنجناب ص کی ہمراہی میں موجود لیکن پھر بھی کفار قریش سے جنگ کے بغیر مکہ معظمہ سے آنجناب ص نے ہجرت فرمائی پھر ایک مدت بعد جب واپس مکہ کی طرف پھرے تو حدیبیہ میں پہنچکر صلح کی اور لوٹ کر چلے گئے لہذا جو سبب آنحضرت ص حضرت امیر اور صحابہ کا کفار قریش سے جنگ نہ کرنے کا ہوسکتا ہے وہی سبب حضرت امیر کے جنگ نہ کرنے کا ہوسکتا ہے. بلکہ مزید بر ان کفار قریش کی سچائی کا وجود ہی نہ تھا مگر حضرت امیر کے مقابلہ کے لوگ تو پھر بھی کچھ سچائی رکھتے تھے (تو ان کے خلاف حضرت امیر کیسے اٹھتے) اہل تحقیق جانتے ہیں کہ یہ نقض الٹ کر اور پر بھی جاتا ہے (یعنی

کہ علمائے ماوراء النہر مجموع تاخیر حرب حضرت امیر بحضرت ابی بکرؓ
ومتابعت او بصدیقؓ دال بر حقیقت خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ
ساختہ اند وشک نیست کہ آن منتقض نمی شود بتاخیر حرب حضرت
پیغمبر علیہ السلام باکفار قریش وبتاخیر اہلاک اللہ تعالے فرعون
وشداد ونمرود راچہ شق ثانی از دلیل درینجا اصلا متحقق نیست
بلکہ نقیض آن ثابت است زیرا کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
وبارک وحضرت اللہ تعالے اغیر از مذمت وتشنیع ایشاں
نفرمودہ وجز ببدی یاد نکردہ اند فاین ھذا من ذلک
وچون شیعہ در بیعت امیر بصدیقؓ مجال انکار نداشتند کہ ایں
خبر بحد تواتر رسیدہ وانکار آں مصادم بدیہہ عقل بود بضرورت
باکراہ وتقیہ قائل گشتند ودر ابطال خلافت صدیقؓ بہتر
ازین مجال سخن نیافتند ومخلصی از برائے خود ازیں نتوانستند
پیدا کرد۔

فاقول فی بیان حقیتہ خلافتہ الصدیق رضی اللہ تعالے
عنہ ورفع احتمال الاکراہ والتقیۃ کہ اصحاب کرام رضی اللہ
تعالیٰ عنہم بعد رحلت حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
وبارک پیش از دفن بنصب امام مشغول گشتند ونصب امام
را بعد از انقراض زمان نبوت واجب دیدند بل جعلوہ
اھم الواجبات زیرا کہ آنسرور علیہ السلام امر فرمودہ بود باقامت
حدود وسد ثغور وتجہیز جیوش از برائے جہاد وحفظ اسلام وما
لا یتم الواجب المطلق الا بہ وکان مقدوراً فھو واجبٌ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے) کیونکہ فرعون چار سو سال تک تخت سلطنت پر بیٹھا دعویٰ خدائی کرتا رہا اسی طرح شداد نمرود وغیرہ سالہا سال تک اس باطل دعوے میں غلطاں و پیچاں رہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو باوجود اپنی کمال قدرت کے ہلاک نہیں کیا لہذا جب اللہ تعالیٰ کے حق میں دشمن کے دفعیہ میں تاخیر اور ڈھیل کی گنجائش ہے تو بندہ کے حق میں تو لامحالہ اس کی گنجائش ہو گی۔ اور یہ جو کہا ہے کہ حضرت امیر نے خلفائے ثلثہ سے بیعت کی تو اس کا وقوع بغیر جبر اور تقیہ کے ناقابل تسلیم ہے

(جواب) اس اشکال کے حل کے لیے ہمارا یہ کہنا ہے کہ علمائے ماوراء النہر نے ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کی حقیقت پر دونوں امور ملحوظ رکھے ہیں یعنی حضرت امیر کا حضرت ابوبکر سے دربارہ خلافت جنگ نہ کرنا اور ساتھ ساتھ ان کی متابعت و بیعت میں حصہ لینا لہذا اس میں شک نہیں کہ اس صورت میں کوئی نقض وارد نہیں ہوتا نہ اس میں قباحت کہ حضرت پیغمبر نے کفار قریش سے جنگ کرنے میں تاخیر کیوں فرمائی نہ اس میں کوئی خرابی کہ اللہ تعالیٰ نے فرعون شداد نمرود کو ہلاک کرنے میں درنگ کیوں فرمائی۔ کیونکہ یہاں دوسری صورت کا سرے سے وجود ہی نہیں بلکہ اس کا نقیض موجود ہے ظاہر ہے حضرت پیغمبر علیہ السلام نے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے کفار کی برائی و مذمت ہی فرمائی اور ان کو بغیر برائی کے کبھی یاد نہیں کیا تو کہاں یہ معاملہ اور کہاں وہ (یعنی حضرت امیر نے تو صدیق رضؓ کی تعریف فرمائی اور ان سے بیعت لی) پھر حضرت امیر کی بیعت حضرت ابوبکر سے چونکہ بطریق تواتر نقل ہوئی ہے اور اس سے انکار گویا بدیہت کا انکار ہے اس لیے جب شیعہ کو اس سے انکار کا موقع نہ مل سکا تو گھبرا کر اکراہ اور تقیہ کے خول سے آ پکڑی کا اور حضرت صدیقؓ کی خلافت کے بطلان کے لیے اس سے بہتر لب کشائی کا کوئی راستہ ان کو نہ سوجھا جب انکی خلاصی کا صرف یہ ایک ہی راستہ رہ گیا تو ہم اسی اکراہ و تقیہ کے احتمال کو باطل کرنے اور خلافت حضرت

Marfat.com

لہذا صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ گفت ایہا
الناس من کان یعبد محمدأفان محمد أقد مات د
من کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت فلا بُدّ لہذا الامر من
یقوم بہ فانظروا وھاتوا اراءکم فقالوا صدقت ۔ پس اول حضرت
عمرؓ بصدیقؓ ببیعت کرد بعد ازاں جمیع اصحاب از مہاجرین
و انصار رضی اللہ تعالےٰ عنہم بیعت کردند و بعد از بیعت
ایشان حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بر منبر بر آمد و بجانب
قوم ملاحظہ نمود زبیرؓ را نیافت فرمود کہ حاضر سازند چون
حاضر گشت صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمود کہ میخواہی کہ
اجماع مسلمانان را بشکنی زبیرؓ گفت لا تثریب یا خلیفہ
رسول اللہ پس بصدیقؓ بیعت کرد باز حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ در قوم ملاحظہ فرمود حضرت امیرؓ را نیافت
فرمود کہ طلبند چوں حاضر شد صدیق گفت کہ میخواہی کہ
باجماع مسلمانان شکست آری گفت لا تثریب یا خلیفۃ
رسول اللہ فبایعہ حضرت امیر و زبیر از برائی تاخیر بیعت
خود عذر گفتند کہ ما غضبنا الا لنا خیرنا عن المشورۃ وانا
نری ابابکر احق الناس بھا انہ صاحب الغار وانا نعرف
شرفہ وخیرہ ولقد امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بالصلوۃ بین الناس وھو حی ۔ قال
الشافعی رحمۃ اللہ علیہ بایع الناس علی خلافۃ
ابی بکر و ذلک انہ اضطر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

صدیق رضؓ کو حق بتانے کے لیے کہتے ہیں کہ اصحاب کرام وفات آنحضرتؐ کے
بعد اور دفن سے پہلے انتخاب امام کے مسئلے میں لگ گئے اور امام کے تقرر کو انھوں
نے ختم زمانہ نبوت کے بعد واجب بلکہ اہم الواجبات جانا کیونکہ آنسرورؐ فرما
چکے تھے کہ حدود قائم کی جائیں سرحدات پر حفاظتی امور عمل میں لائے جائیں
جہاد و حفاظت اسلام کے لیے فوجوں کو تیار کیا جائے تو یہ احکام واجب
ہوئے اور ان کو سرانجام کرنا بغیر امام کے ممکن نہیں لہٰذا جس چیز کے بغیر واجب
کا وجود نہ ہو سکے، اور وہ دائرہ قدرت میں بھی ہو تو وہ چیز بھی واجب ہوتی ہے
پس انتخاب امام بھی واجب ہوا۔ لہٰذا حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا اے لوگو جو
شخص محمدؐ کی عبادت کیا کرتا تھا تو محمدؐ وفات فرما گئے اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا
تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے، نہیں مرے گا، پس اس خلافت کا کوئی ذمہ دار مہیا ہونا
چاہیے، اور اب تم اس پر غور کرو اور اپنی اپنی رائے پیش کرو سب نے کہا آپ
صحیح فرماتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے سب سے پہلے حضرت صدیقؓ
سے بیعت کی بعد میں تمام مہاجر و انصار نے بیعت کے لیے ہاتھ بڑھایا
بیعت لینے سے فراغت کے بعد حضرت ابوبکرؓ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور
حاضرین پر نظر ڈالی حضرت زبیرؓ کو ان میں نہ پاکر آپ نے ان کو طلب فرمایا
جب زبیرؓ موجود ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ زبیرؓ کیا تم اجماع مسلمین
کو توڑنا چاہتے ہو انھوں نے جواب دیا، یا خلیفہ رسول اللہؐ ہرگز نہیں اور
پھر خود حضرت صدیقؓ سے بیعت کی حضرت صدیقؓ نے پھر حاضرین پر نظر
ڈالی تو حضرت امیرؓ کو نہ پایا آپ نے ان کو بھی طلب فرمایا جب حضرت امیرؓ
آگئے تو حضرت صدیقؓ نے ان سے پوچھا کہ آپ اجماع امت توڑنا چاہتے
ہیں انھوں نے بھی یہی جواب دیا کہ اے خلیفہ رسولؐ ہرگز نہیں پھر خود بھی بیعت کی،

Marfat.com

علیہ وسلم فلم یجدوا تحت ادیم السماء خیراً من ابی بکرؓ فولوہ رقابھم۔ و ایضاً، اجماع امت بر حقیت خلافت یکی از ابی بکرؓ و علیؓ و عباسؓ واقع شدہ بود و علیؓ و عباسؓ با ابوبکر منازعت نہ کردند بلکہ بیعت کردند، پس اجماع بر امامت ابی بکرؓ بتمام شد چہ اگر ابوبکر بحق نمی بود علیؓ و عباسؓ باو منازعت میکردند چنانچہ علی بمعاویہؓ منازعت کرد با وجود شوکت از معاویہ طلب حق کرد

تا آنکہ خلق کثیر را بکشتن داد مع

ان الطلب اذ ذاک اشد و فی اول الامر اسہل لکون عہدھم بالنبی اقرب وھممھم فی تنفیذ احکامہ ارغب وایضاً عباسؓ از امیر طلب بیعت کرد، امیر قبول نکرد اگر حق جانب او میدید قبول میکرد و حال آنکہ زبیر با کمال شجاعت با وجود بنو ہاشم و جمعی کثیر باو متفق بودند، و اجماع کافی است از برائی حقیت خلافت ابی بکرؓ اگر چہ نص بر خلافت او وارد نشدہ کما ئی ال جمہور العلماء بلکہ اجماع اقوی است از نصوص غیر متواترہ چہ مدلول اجماع قطعی است و مدلول آں نصوص ظنی با آنکہ گوئیم کہ نصوص ہم وارد گشتہ اند از برائی حقیت خلافت کما ذکرہ المحققون من المحدثین و المفسرین فمعنی قول الجمہور من علماء اھل السنۃ علی ما ذکرہ بعض المحققین انہ علیہ السلام لم ینص علیھا لانہ علیہ السلام لم یامر بھا لاحد بما ذکرنا

اب حضرات امیرؓ و زبیرؓ نے تاخیر بیعت کا عذر بدیں الفاظ ظاہر فرمایا " ہمیں صدمہ صرف یوں ہے کہ ہم مشورہ سے پیچھے رہے ورنہ ہم ابوبکرؓ کو تمام لوگوں میں زیادہ حقدار خلافت جانتے ہیں کیونکہ وہ آنحضرتؐ کے غار کے ساتھی ہیں اور ہم ان کے شرف و بزرگی کے قائل ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ان کو نماز کے لیے سب لوگوں میں منتخب فرمایا۔ شافعیؒ نے فرمایا کہ سب لوگوں نے باتفاق خلافت ابوبکرؓ منظور کی کیونکہ وہی سب میں فضیلت و مرتبہ والے تھے اور جب روئے زمین پر انھوں نے حضرت ابوبکرؓ سے بڑھ کر کسی کو بھلا نہیں پایا تو بلاچون وچرا سب نے ان کے سامنے سر اطاعت خم کر دیا۔ پھر یہ بھی ہے کہ اجماع امت ابوبکرؓ و علیؓ و عباسؓ میں سے کسی ایک پر ہوا تھا ان میں سے جب علی اور عباسؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے جھگڑا نہیں کیا بلکہ خود بھی بیعت کرلی تو گویا اب اجماع امت امامت ابوبکرؓ پر خود بخود قائم ہوگیا۔ ظاہر ہے کہ اگر ابوبکرؓ حقدار امامت نہ ہوتے تو علیؓ و عباسؓ ان سے نزاع کرتے چنانچہ علیؓ نے حضرت معاویہؓ سے نزاع کیا اگرچہ اس وقت معاویہؓ شوکت و شان کے مالک تھے مگر باایں ہمہ آپ نے حضرت معاویہؓ سے اپنا حق طلب فرمایا حتی کہ بڑی خونریزی تک نوبت آئی حالانکہ اس وقت طلب حق کرنا زیادہ دشوار تھا بہ نسبت پہلے موقعہ کے (یعنی ابتدائے خلافت میں) کیونکہ اس وقت نبیؐ سے زمانہ قریب تر تھا اور آپ کے احکام کے نفاذ کی طرف لوگوں کو رغبت بھی بیشتر تھی اور یہ بات بھی فراموش کرنے کے قابل نہیں کہ حضرت عباسؓ نے حضرت امیرؓ سے بیعت طلب کی حضرت امیرؓ نے اس کو قبول نہیں فرمایا اگر علیؓ حضرت عباسؓ کی رائے کو حق جانتے تو ان کی فرمائش کو کبھی نہ ٹالتے۔ اور حال یہ تھا کہ حضرت زبیرؓ جیسے شجاع کامل آپ کے ساتھ تھے اور بنی ہاشم اور ایک

Marfat.com

ظهر حقیۃ خلافۃ الصدیق وبطل احتمال الاکراہ والتقیۃ تقیہ آن زمان احتمال داشت کہ اہل آن عصر تابع حق نمی بودند و لبنادت خیر القرون قرنی مستعد نمی گشتند۔ قال ابن الصلاح والمنذری الصحابۃ کلھم عدول قال ابن الحزم الصحابۃ کلھم من اھل الجنۃ قطعاً قال سبحانہ تعالیٰ لا یستوی منکم مَن انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃً من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا وکلاً وعد اللہ الحسنیٰ لانھم المخاطبون فثبت لھم الحسنیٰ وھی الجنۃ۔ وکلا یتوھم ان التقیید بالانفاق والقتال فیھا یخرج من لا یتصف بذلک منھم لان تلک القیود خرجت مخرج الغالب فلا مفھوم لھا علی ان المراد من تصف بذلک و لو بالقوۃ والعزم۔ وایضاً اکراہ و تقیہ مستلزم نقص آن حضرت است کرم اللہ سبحانہ وجہہ زیرا کہ در اکراہ ترک عزیمت است و در تقیہ کتمان حق کہ منہی عنہ است ہرگاہ مومن عامی مہما امکن بترک اولیٰ راضی نشود و مرتکب منہی عنہ نگردد فکیف اسد اللہ و زوج بنت رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہ در شجاعت و صفدری بی نظیر بود مرتکب چنین امور ناشائستہ گردد و اینہا از کمال جہالت و فرط ضلالت قدح آں حضرت را مدح گمان کردہ اند و نقصان او را کمال دانستہ اَفَمَنْ زُیِّنَ لَہٗ سوءُ عملہ فراٰہ حَسَنًا

وقول علما ما وراء النہر چوں شیعہ سب و لعن حضرات

Marfat.com

جماعت کثیر ۔ ان کے ساتھ متفق تھی ۔ اور خلافت ابی بکرؓ کی حقیقت کے ثبوت کے لیے اجماع کافی گو نص اس سلسلہ میں وارد نہیں جیسا کہ جمہور علمار کا قول ہے بلکہ اجماع نصوص غیر متواترہ سے زیادہ قوی ہے کیونکہ اجماع کی دلالت قطعی ہے اور نصوص کی دلالت ظنی یا ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ حقیت خلافت ابو بکرؓ پر نصوص بھی وارد ہیں جیسا کہ اہل تحقیق محدثین و مفسرین کا مسلک ہے پس جمہور علمار اہل سنت کے قول کا مطلب ان بعض محققین کے نزدیک یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لیے نص نہیں فرمائی یعنی اس کا حکم کسی کو نہیں دیا، پس ان مذکورہ دلائل سے حضرت صدیقؓ کی خلافت کا حق پر ہونا ثابت ہوگیا اور اکراہ اور تقیہ کا احتمال باطل ہوگیا ۔ پھر تقیہ کا احتمال تو اس وقت نکل سکتا ہے کہ اہل زمانہ حق کے پیرو نہ ہوں اور خیر القرون قرنی کی سعادت سے مشرف نہوں لیکن یہاں معاملہ اس کے خلاف ہے) چنانچہ ابن صلاح اور منذری نے کہا کہ صحابہ سب کے سب عادل و ثقہ ہیں ابن حزم نے کہا کہ صحابہ کل قطعی جنتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا

" فتح مکہ سے پہلے جن صحابہ نے دین کی نصرت میں اپنا مال خرچ کیا اور جہاد کیا ۔ ان کا درجہ ان لوگوں سے بڑا ہے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور جہاد کیا ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے سب سے حسنیٰ کا وعدہ فرمایا ہے " اب اس سے خطاب انہی صحابہ کو ہے، تو ان کے لیے حسنیٰ (جنت) کا ثبوت ملا ۔ پھر یہاں یہ وہم پیدا نہ ہو کہ خرچ وجہاد کی قید اس فرمان سے ان صحابہ کو نکالتی ہے جن سے یہ دونوں امر صادر نہیں ہوئے کیونکہ یہ قیدیں بطور غالب احوال کے لگی ہیں لہٰذا ان کے لیے مفہوم مخالف نہیں علاوہ اس کے انفاق و قتال سے مراد بالارادہ و بالقوہ انفاق و قتال بھی ہو سکتا ہے ۔ علاوہ ازیں یہ نہیں سوچتے کہ اکراہ و تقیہ کا احتمال تو حضرت امیرؓ کی ذات اقدس میں نقص پیدا کرتا ہے کیونکہ

Marfat.com

شیخین و ذی النورین و بعضی از ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کہ کفر است تجویز کنند بر بادشاہ اسلام بلکہ بر سائر انام بنا برامر ملک علام قتل و قمع آنہا اعلاءً لدین الحق واجب و لازم است و تخریب ابنیہ و اخذ اموال و امتعہ ایشان جائز۔

شیعہ در جواب بطریق منع گفتہ اند کہ شارح عقائد نسفی در بنیکہ سب شیخیں کفر باشد اشکال کردہ وصاحب جامع الاصول شیعہ را از فرق اسلامی شمردہ وصاحب مواقف ہم برین رفتہ و نزد امام محمد غزالی سب شیخین کفر نیست و شیخ اشعری شیعہ را بل اہل قبلہ را کافر نمیدانند۔ پس انچہ ایں حضرات در تکفیر شیعہ گفتہ نہ موافق بسبیل مومنان است و نہ مطابق حدیث و قرآن۔

اقول مثبتاً للمقدمہ الممنوعہ کہ سب شیخین کفر است واحادیث صحیحہ بران دال است منہا ما اخرج المحاملی والطبرانی والحاکم عن عویم بن ساعدۃ انہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وبارك قال ان اللہ تعالیٰ اختارنی واختار لی اصحابا فجعل منہم وزراء وانصاراً واصہارا فمن سبہم فعلیہ لعنۃ اللہ و الملائکۃ والناس اجمعین لایقبل اللہ منہ صرفاً ولاعدلاً وکما اخرج الدارقطنی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وبارك قال سیاتی من بعدی قوم یقال لہم الرفضۃ فان ادرکتم فاقتلوہم

Marfat.com

اکراہ کیصورت میں ترک افضیلت ہے اور تقیہ کی شکل میں حق پوشی ہے اور یہ دونوں ممنوع ہیں۔ جب عام مومن حتی الامکان بہتر چیز کے چھوڑنے پر راضی نہیں ہوتے اور ممنوع بات کا ارتکاب نہیں کرتے تو کس طرح شیر خدا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے شوہر۔ شجاعت و بہادری میں بے نظیر ایسے ناشائستہ امور کے مرتکب ہوں اور یہ شیعہ انتہائی جہالت وگمراہی کے باعث نقص آنحضرت کو تعریف گمان کرتے ہیں اور آپکی کمزوری کو آپ کا کمال جانتے ہیں۔" کیا جسکو برے اعمال اچھے کرکے دکھائے جائیں اور وہ ان کو واقعی اچھا سمجھنے لگے " علماے ماوراالنہر نے فرمایا کہ جب شیعہ حضرات شیخین ذی النورین اور ازواج مطہرات کو گالی دیتے ہیں اور ان پر لعنت بھیجتے ہیں تو بروئے شرع کافر ہوئے لہذا بادشاہ اسلام اور نیز عام لوگوں پر بحکم خداوندی اور اعلاء کلمۃ الحق کی خاطر واجب و لازم ہے کہ ان کو قتل کریں ان کا قلع قمع کریں ان کے مکانات کو برباد و ویران کریں ان کے مال و متاع چھین لیویں یہ سب مسلمانوں کے لیے جائز و روا ہے۔

شیعہ نے اس کے جواب میں بطریق منع کہا کہ شارح عقائد نسفی نے اس امر پر کہ شیخین کو گالی دینا کفر ہے اشکال پیش کیا ہے۔ صاحب جامع اصول نے شیعہ کو اسلامی فرقوں میں شمار کیا ہے اور صاحب مواقف نے بھی یہی لکھا ہے امام محمد غزالی رح کے نزدیک شیخین کو گالی دینا کفر نہیں اور شیخ اشعری شیعوں کو بلکہ تمام اہل قبلہ کو کافر نہیں جانتے لہذا یہ حضرات جو شیعوں کو کافر کہتے ہیں نہ تو مومنین کے ساتھ ان کا خیال ملتا ہے نہ قرآن و حدیث کی رو سے یہ اپنے خیال میں حق بجانب ہیں۔

(جواب) ہم اسی رد کیے ہوئے مقدمہ کو کہ سب شیخین کفر ہے اور احادیث

Marfat.com

فانہم مشرکون قال قلت یا رسول اللہ ما العلامۃ فیہم قال یفرطونک بما لیس فیک و یطعنون علی السلف واخرجہ عنہ من طرق اُخری نحوہ و نادہ عنہ و آیۃ ذلک انہم یسبون ابا بکرؓ و عمرؓ من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین۔ وامثال ایں حدیث بسیار آمدہ کہ ایں رسالہ گنجائش ذکر آنہا ندارد۔ و ایضاً سب شیخین موجب بغض ایشاں است و بغض ایشاں کفر است۔ بخبر مَنْ ابغضہم فقد ابغضنی ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ وایضاً اخرج ابن عساکر ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال حب ابی بکرؓ و عمرؓ ایمان و بغضہما کفر۔ و اخرج عبد اللہ بن احمد عن انسؓ مرفوعا انی لارجوا متی فی حبہم مافی قول لا الہ الا اللہ۔ و بغض ایشان را بر حب ایشاں مقابلہ باید کرد لانہا علی طرفی نقیض۔ و نیز تکفیر مومن موجب کفر است چنانچہ در حدیث صحیح وارد است من رمی رجلاً بالکفر و قال عدو اللہ و لیس کذلک الا کان کما قال والا رجعت علیہ۔ و ما بیقین میدانیم کہ ابی بکرؓ و عمرؓ مومنانند و دشمنان خدا نیستند و مبشر بجنۃ اند پس تکفیر ایشان راجع بقائلان باشد بمقتضائے ایں حدیث فیحکم بکفرھم وایں حدیث اگرچہ خبر واحد است اما تکفیر از و معلوم میشود اگرچہ جاحد او کافر نشود و قال امام عصرہ ابو زرعۃ الرازی من اجل شیوخ الاسلام اذا رایت الرجل ینقص احدا من

صحیحہ اس پر دال ہیں ثابت کرتے ہیں ان میں سے ایک وہ حدیث ہے جس کی روایت محاملی طبرانی اور حاکم عویم بن ساعدہؓ سے کرتے ہیں آنجنابؐ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے مجھکو پسند فرمایا اور میرے اصحاب کو میرے لیے بعض کو ان میں سے وزیر بنایا. بعض کو مددگار اور بعض کو رشتہ دار اب جو ان کو گالی دے گا اس پر اللہ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہوگی اور اللہ تعالےٰ نہ اس کی توبہ اور فدیہ قبول فرمائے گا نہ فرض و نوافل اس کے درجہ قبولیت کو پہنچیں گے اسی طرح دار قطنی حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد ایسی قوم آئیگی جن کو رافضی کہیں گے اگر تم ان کو پاؤ تو ان کو قتل کرو. کیونکہ وہ مشرک ہوں گے (علیؓ) کہتے ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کی نشانی اور پہچان کیا ہے آنجنابؐ نے فرمایا آپ کی شان میں ایسی صفات بیان کرکے بڑھائیں گے جو آپ میں نہیں ہوں گی۔ نیز سلف پر طعن کریں گے اور اسی حدیث کی روایت دوسرے طرق سے بھی کی ہے اور ایک روایت میں اس طرح زیادتی بھی ہے کہ ان کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کو گالی دیں گے اور جو میرے اصحاب کو گالی دے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور اسی طرح کی بہت سی احادیث نقل ہیں۔ جو اس رسالہ میں نہیں سما سکتیں۔

نیز شیخین کو گالی دینا ان کے ساتھ بغض رکھنے کا موجب ہے اور ان کے ساتھ بغض رکھنا کفر ہے دلیل یہ حدیث ہے "جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے ان کو اذیت پہنچائی اس نے مجھکو اذیت دی اور جس نے مجھکو اذیت دی اس نے خدا کو اذیت پہنچائی۔ ابن عساکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کیساتھ

Marfat.com

اصحاب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فاعلم
انہ زندیق وذلک لان القران حق والرسول
حق وما جاء بہ حق وما ادی علینا ذلک کلہ
الا من الصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فمن جرحھم
انما اراد ابطال الکتاب والسنۃ فیکون الجرح
بہ الصق ویحکم علیہ بالزندقۃ والضلالۃ والکذب
والعناد وقال سھل بن عبد اللہ التستری وناھیک
بہ علماً وزھداً او معرفۃ وجلالۃً من لم یومن
باصحابہ لم یومن برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسُئِلَ عبد اللہ بن المبارک وکفاک بہ جلالۃ
وعلماً ایھما افضل معاویۃ او عمر بن عبد العزیز فقال الغبار
الذی دخل انف فرس معاویۃ مع رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم خیر من عمر بن عبد العزیز کانہ
اشار بذلک الی انّ فضیلۃ صحبتہ ورویتہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا یعدلھا شیءٌ ۔ وھذا فی غیر اکابر الصحابۃ
رضوان اللہ علیھم ممن لم یضم الا بمجرد رویتہ صلی اللہ
علیہ وسلم فما بالک فی من ضم الیھا انہ قاتل مع صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم او فی زمنہ بامرہ او نقل شیئاً من الشریعۃ
الی من بعدہ او انفق شیئًا من مالہ بسببہ فھذا
ممّا لا یمکن ادراک فضلہ وشک نیست کہ شیخین از اکابر صحابہ
اند بلکہ افضل ایشان پس تکفیر بلکہ تنقیص ایشاں موجب کفر وزندقہ

Marfat.com

محبت ایمان ہے اوران کے ساتھ بغض رکھنا کفر ہے، عبداللہ بن احمد حضرت انس رضہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں اپنی امت کے واسطے ابوبکر رضہ وعمر رضہ کے ساتھ محبت رکھنے میں اتنی ثواب کی امید رکھتا ہوں جو امید مجھے ان کے لاالہ الا اللہ کہنے میں ہے اب انکے ساتھ بغض رکھنے کو ان کی محبت پر قیاس کرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کے نقیض ہیں۔ نیز مومن کو کافر ٹھہرانا کفر کا سبب ہے۔ چنانچہ صحیح حدیث میں ہے کہ جس نے کسی پر کفر کی تہمت لگائی اور کہا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے۔ اگر وہ ایسا ہے تو خیر ورنہ یہ تہمت اسی پر لوٹتی ہے۔ اور ہم یقین سے جانتے ہیں کہ ابوبکر رضہ وعمر رضہ مومن ہیں اور خدا کے دشمن نہیں ہیں اور ان کو جنت کی خوشخبری دی گئی ہے لہذا ان کو کافر کہنے سے کفر کہنے والے کی طرف لوٹے گا اور اس پر یہی حدیث دال ہے پس ان پر کافر ہونے کا حکم لگایا جائیگا۔ یہ حدیث گو خبر واحد ہے لیکن ان کی تکفیر کا حکم اس سے معلوم ہوتا ہے اگرچہ اس کا منکر کافر نہیں ہوتا۔ اجل شیوخ اسلام امام عصر ابوزرعہ رازی کہتے ہیں کہ جب تم کسی کو آنحضرت صلعم کے کسی صحابی کی تنقیص کرتے دیکھو تو جان لو کہ وہ زندیق ہے اور یہ اسلیے کہ قرآن حق ہے رسول حق ہیں اور جو آپ لائے ہیں وہ حق ہے اور یہ سب کچھ ہمیں صحابہ رضہ سے ہی پہنچا ہے اب ان پر جو جرح کرتا ہے تو وہ گویا کتاب اور سنت کو رد کرتا ہے۔ لہذا جرح اسی پر زیادہ موزوں ہے اور اس پر زندیق گمراہ جھوٹا اور معاند ہونے کا حکم لگایا جائیگا۔ فرمایا سہل بن عبداللہ تستری نے جنکا علم زہد معرفت اور جلالت شان محتاج تعارف نہیں کہ جس کو اصحاب رسول صلعم کے ساتھ خوش عقیدگی نہ ہو وہ گویا رسول اللہ صلعم پر ایمان نہیں لایا عبداللہ بن مبارک سے پوچھا گیا اور آپکی ذات بھی علم وجلالت شان میں محتاج بیان نہیں، کہ معاویہ رضہ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز آپنے کہا کہ وہ غبار جو حضرت

Marfat.com

و ضلالہ باشد کما لا یخفی۔ و فی المحیط لمحمد رحمۃ اللہ تعالیٰ لا یجوز الصلوٰۃ خلف الروافضۃ لانھم انکروا خلافۃ الصدیق وقد اجتمعت الصحابۃ علی خلافتہ۔ و فی الخلاصۃ من انکر خلافۃ الصدیق فانہ کافر و یکرہ الصلوٰۃ خلف صاحب ھواء او بدعۃ و لایجوز خلف الرافضۃ ثم قال ان کل ما ھو ھوی یکفر بہ لا یجوز و الا یجوز و یکرہ و کذا من انکر خلافۃ عمرؓ فی الاصح ہرگاہ انکار خلافت ایشاں کفر باشد فکیف حال من سبھم او لعنھم۔

پس ظاہر شد کہ تکفیر شیعہ مطابق احادیث صحاح و موافق طریق سلف است و آنکہ از بعضے از اہل سنت عدم تکفیر شیعہ نقل کردند بر تقدیر صحت و دلالت آن بر عدم تکفیر اینہا محمول بر توجیہ و تاویل است لتطابق الاحادیث و مذہب جمہور العلماء۔ و ایضاً شیعہ از سب و لعن حضرت عائشہ صدیقہؓ انکار کردہ و در بارہ آنحضرت علیہا الرضوان بسبب مخالفت نص طعن و تشنیع ثابت کردند۔ و گفتند انچہ خبث و فحش در بارہ عائشہؓ بشیعہ نسبت کردہ اند حاشا ثم حاشا اما چوں عائشہؓ مخالفت امر و قرن فی بیوتکن نمودہ ببصرہ درآمدہ و بہ حرب آنحضرتؓ اقدام نمودہ و بحکم حدیث حربك حربي حرب حضرت امیر حرب حضرت پیغامبر است صلے اللہ علیہ وسلم و محارب پیغامبر یقیناً مقبول نیست بنابریں مورد طعن شدہ و پوشیدہ نماند کہ

معاویہؓ کے گھوڑے کے ناک میں داخل ہوا جبکہ وہ آنجنابؐ کے ہمرکاب تھے بہتر ہے عمر بن عبدالعزیز سے۔ گویا آپنے اس سے اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحبت اور آپکی رویت کا مقابلہ کوئی چیز بھی نہیں کرسکتی۔ پھر یہ ذکر انکا ہے جو اکابر صحابہ نہیں ہیں اور آپ کو صرف دیکھنے کا شرف ان کو نصیب ہے۔ پھر ذرا خیال تو کرو کہ جنہوں نے آپ کو دیکھنے کے باوجود آپکی ہمراہی میں جہاد کیا ہو یا آپ کے زمانہ میں آپ کے حکم سے جہاد میں شرکت کی ہو یا آپ کے بعد آنے والوں تک شریعت کی کوئی بات پہنچائی ہو یا صرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر اپنا کچھ مال خرچ کیا ہو تو ایسے بزرگوں کی فضیلت تک ذہن کی رسائی ممکن نہیں اور اس میں شک نہیں کہ شیخینؓ اکابر صحابہؓ میں سے ہیں بلکہ افضل صحابہؓ ہیں پس انکو کافر ٹھیرانا بلکہ ان کی تنقیص کرنا کفر و زندقہ اور گمراہی کا باعث ہے۔ نماز کا مسئلہ) محیط میں حضرت امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ رافضیوں کے پیچھے نماز جائز نہیں کیونکہ وہ خلافت حضرت صدیقؓ سے منکر ہیں حالانکہ صحابہ کا آپکی خلافت پر اتفاق ہے۔ خلاصہ میں ہے۔ جو حضرت صدیقؓ کی خلافت سے انکار کرے وہ کافر ہے اور صاحب خواہش اور صاحب بدعت کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور رافضیوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں پھر صاحب خلاصہ کہتے ہیں کہ ہر وہ خواہش جو کفر کی حد تک پہنچائے اس خواہش والے کے پیچھے نماز جائز نہیں، اگر کفر کی حد تک نہ پہونچا ئے تو نماز جائز ہے۔ لیکن مکروہ اور اصح قول پر یہی حکم اس شخص کا ہے جو حضرت عمرؓ کی خلافت سے انکار کرتا ہے لہذا جب ان کی خلافت سے انکار کفر ٹھہرا تو اس کا کیا حال ہوگا جو انکو گالی دے یا ان پر لعنت بھیجے اس تقریر سے صاف ظاہر ہوا کہ شیعہ کو کافر ٹھہرانا احادیث صحاح کے مطابق اور طریق سلف کے موافق ہے اب بعض اہل سنت سے عدم تکفیر شیعہ کا جو خیال نقل ہے اگر اس کو صحیح مانکر عدم تکفیر پر اس کی دلالت کو

Marfat.com

امر بملازمۃ بیوت و نہی از خروج آنہا مطلق کہ شامل جمیع احوال واز منہ باشد مراد نیست وخروج بعضی ازواج آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام باو در بعضی اسفار بر آں دلالت میکند پس امر بملازمۃ بیوت مخصوص گشت بوقتے دون وقت وحالے دون حال ودر رنگ عام مخصوص البعض شد وعام مخصوص البعض از روئے مدلول ظنی است مجتہد را جائز است کہ افراد دیگر ہم بعلت مشترکہ ازان اخراج نماید وشک نیست کہ حضرت صدیقہ رض عالمہ و مجتہدہ بودہ وترمذی از ابی موسیٰ رض روایت میکند کہ او گفتہ کہ ما اشکل علینا اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حدیث قط فسألنا عائشۃ رض الا وجدنا عندھا علماً وہمچنیں ترمذی از موسیٰ ابن طلحہ روایت میکند کہ او گفتہ ما رائت احدا افصح من عائشۃ رض پس تواند بود کہ حضرت عائشہ صدیقہ رض خروج خود را در بعضی اوقات یا بعضی احوال از برائی بعضی منافع و مصالح ازاں مخصوص کردہ باشد ولا محذور فیہ ولا طعن علی انا نقول الظاہر من الآیۃ نہی الخروج بلا ستر وحجاب کما دل علیہ قولہ سبحانہ بعدہ ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولی واما الخروج مع الستر والحجاب فخارج عن النھی

وخروج حضرت صدیقہ رض از برائی اصلاح بودنہ برائی حرب کما قال بعض المحققین واگراز برائے حرب باشد چنانکہ مشہور است فلا باس بہ ایضاً لانہ عن اجتہاد لا عن

مان لیا جائے تو اس کو کسی توجیہہ و تاویل پر محمول کریں گے تاکہ وہ احادیث اور مذہب جمہور علماء کے مطابق ہو۔ نیز شیعہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے سب ولعن سے انکار کر کے مخالفت نص قرآنی کی بنا پر آپ پر طعن و تشنیع ثابت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جس خبث و فحش کلامی کا حضرت عائشہ رضؓ کے بارے میں شیعہ پر الزام لگایا جاتا ہے خدا کی پناہ (ہم اس سے بری ہیں) ہاں البتہ جب عائشہ رضؓ نے حکم خداوندی وقرن فی بیوتکن (اور رہو اپنے گھروں میں) کی مخالفت کی اور بصرہ میں آکر حضرت امیر کے خلاف صف آرار ہوئیں جب کہ بمطابق حدیث تمہارے ساتھ لڑائی میرے ساتھ لڑائی ہے تو گویا حضرت امیر سے جنگ کرنا خود حضرت پیغمبر علیہ السلام سے جنگ کرنا ہے اور آنجناب سے جنگ کرنے والا یقیناً مقبول نہیں لہٰذا اس بنا پر عائشہ رضؓ طعن و تشنیع کا نشانہ بنیں۔ (جواب) اور پوشیدہ نہ رہے کہ گھروں میں رہنے کا حکم اور ان سے نکلنے کی ممانعت مطلق مراد نہیں کہ تمام حالات اور زمانوں کو شامل ہو۔ کیونکہ بعض ازواج آنحضرت صلعم کا خود آنجناب کے ساتھ بعض سفروں میں جانا اس پر دلالت کرتا ہے لہٰذا گھروں میں رہنے کی خاص خاص اوقات و احوال سے تخصیص ہو گئی اور عام مخصوص البعض کے زمرہ میں آگیا اور عام مخصوص البعض کا مفہوم ظنی ہوتا ہے مجتہد کے لیے اختیار رہتا ہے کہ وہ دوسرے افراد کو علت مشترکہ کے ذریعہ اس سے خارج کرے۔ اور بلاشبہ حضرت عائشہ رضؓ عالمہ مجتہدہ تھیں چنانچہ ترمذیؒ ابو موسیٰ رضؓ سے روایت لاتے ہیں کہ انھوں نے کہا ہم اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی حدیث کے بارے میں کوئی اشکال ہوا اور ہم نے اس کو حضرت عائشہ رضؓ کے سامنے پیش کیا تو ہم نے اس کے متعلق ان کے پاس پورا پورا علم پایا اور اسی طرح ترمذی موسیٰ ابن طلحہ رضؓ سے

Marfat.com

هواءِ۔ چنانکہ شارح مواقف از آمدی نقل میکنند کہ واقعات جمل وصفین از روے اجتہاد بود والمجتہد وانکان مخطیا لا مواخذۃ علیہ قال القاضی البیضاوی فی تفسیر قولہ تعالیٰ لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم الآیۃ لولا حکم من اللہ سبق اثباتہ فی اللوح وھو ان لا یعاتب المخطی فی اجتہادہ یا آنکہ گوئم خطائی مجتہد ہم نزد خدائ عزوجل ہدایت است کما نقل رزین عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول سالت ربی عن اختلاف اصحابی من بعدی فاوحی اللہ الیّ یا محمد ان اصحابک عندی بمنزلہ النجوم فی السماء بعضھا اقوی من بعضٍ و لکل نور فمن اخذ بشئ مما ھم علیہ فھو عندی علیٰ ھدی ثم قال اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔ و حدیث حربک حربی تواند بود کہ نزد حضرت صدیقہؓ بثبوت نرسیدہ باشد یا مخصوص باشد۔ بحرب مخصوص چہ تواند بود کہ اضافت برائے عہد باشد۔

وایضاً ازبرائی ترویج کتب باطل خود و تزئیف کتب اہل سنت آوردہ اندکہ در کتب شیعہ چنیں است کہ در وقت حضور ابن ام مکتوم اعمی در خدمت حضرت پیغمبر علیہ السلام کسے از اہل آنحضرت جدو گرد حضرت پیغمبر ازیں معنی اعتراض فرمودند آں گفت یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایں شخص کور است آنحضرتؐ فرمود کہ تو کور نیستی۔ و اہلِ سنت در کتب خود آوردند کہ حضرت پیغمبر علیہ السلام عائشہؓ

روایت لاتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ میں نے کسی کو حضرت عائشہ رضؓ سے زیادہ فصیح نہ پایا پس ہوسکتا ہے کہ عائشہ رضؓ نے بعض اوقات یا بعض حالات میں کچھ منافع و مصالح کی بنا پر اپنے نکلنے کو اس حکم سے مخصوص کر دیا ہو اور اس میں کوئی قباحت نہیں اور اس پر کوئی طعن نہیں کیا جا سکتا۔ علاوہ اس کے ہم کہتے ہیں کہ آیت سے بظاہر بلا ستر و حجاب نکلنے سے ممانعت کا پتہ چلتا ہے چنانچہ بعد کا کلام ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ اس پر صاف دال ہے لیکن اگر ستر و حجاب کی پوری رعایت سے نکلنا ہو تو وہ نہی سے خارج ہے۔

ظاہر ہے حضرت صدیقہؓ کا نکلنا اصلاح کے لیے تھا نہ لڑائی کے لئے محققین کی یہی تحقیق ہے۔ اور اگر لڑائی کے لیے بھی ہوتا جیسا کہ مشہور رہے تو اسمیں بھی مضائقہ نہیں کیونکہ وہ اجتہاد کی بنا پر تھا نہ خواہش نفسانی کے باعث چنانچہ شارح مواقف آمدی سے نقل کرتے ہیں کہ جنگ جمل و صفین کے واقعات اجتہاد پر مبنی تھے اور مجتہد کو اپنے اجتہاد میں غلطی پر ہو اس پر گرفت نہیں، قاضی بیضاوی تفسیر آیۃ لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم" کے ذیل میں کہتے ہیں کہ اگر لوح محفوظ میں یہ حکم پہلے سے لکھا ہوا نہ ہوتا تو تم سب کو عذاب آن پکڑتا اور وہ لکھا ہوا یہ ہے کہ مجتہد کو اس کی اجتہادی غلطی پر سزا نہ دی جائیگی، بلکہ ہم کہتے ہیں کہ مجتہد کی غلطی خدا کے نزدیک ہدایت ہے جیسا کہ عمر بن الخطابؓ کی روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ میں نے اپنے رب سے اپنے بعد صحابہؓ کے اختلاف کے بارے میں سوال کیا تو جواب میں وحی آئی اے محمدؐ تمہارے اصحاب میرے نزدیک آسمانی ستاروں کی مانند ہیں، بعض بعض سے قوی تر ہیں اگرچہ سب کے سب پر نور ہیں پس جس نے ان کے پاس سے کچھ لیا تو وہ ہدایت پر ہے۔ پھر کہا میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں تم جسکی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے۔

رہی حدیث "حربک حربی" تو ہوسکتا ہے یہ حدیث حضرت صدیقہ رضؓ کے نزدیک پایہ ثبوت تک نہ پہنچی ہو، یا کسی خاص لڑائی کے ساتھ مخصوص ہو کیونکہ ہوسکتا ہے (حربک) میں اضافت عہد کے لیے ہو یعنی خاص فلاں لڑائی جو حضرت

Marfat.com

رابکتف مبارک خود برداشت تا تماشای حبشی کند که در کوچه سازمی نواختند و بعد از مدتی فرمودہ یا حمیرا ہل شبعت تو بہ تماشا سیر شدی۔ این عمل را بارذال ناس نسبت نتواں کرد۔

پوشیدہ نماند نواند کہ ایں واقعہ پیش از نزول آیت حجاب متحقق شدہ باشد و منع از حضور ابن ام مکتوم بعد از نزول آن۔ وہمچنیں تواند بود کہ آں لہو مشروع باشد نہ ممنوع چنانکہ در اخبار صحاح وارد است وعنقریب مذکور خواہد شد کہ حبشہ در مسجد حضرت پیغمبر صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نیزہ بازی میکردند وآں در رنگ تیر اندازی است درحق آنکہ ہر دو آلہ غزا و جہاد اند و تیر اندازی مشروع است۔ فکذا ھو مثلہ

ونیز وقوع آں لہو در مسجد دلالۃ بر مشروعیت میکند کما لا یخفی۔ ولو سلم کہ بعد از نزول حجاب بودہ پس گوئم کہ حضرت صدیقہؓ دراں وقت صغیرہ بود نہ مکلفہ کما یفھم مما روی البخاری والمسلم عن عائشہ رضی اللہ عنھا قالت ان النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یقوم علی باب حجرتی والحبشۃ یلعبون بالحراب فی المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسترنی بردائہ لانظر الی لعبھم بین اذنہ وعاتقہ ثم اقول من اجلی یقوم حتی اکون انا التی انصرف فاقدر الجاریۃ الحدیثۃ السن الحریصۃ علی اللھو ھذا۔

Marfat.com

علیؓ سے کہے گا وہ میرے ساتھ لڑائی کرے گا۔) (اعتراض شیعہ بر کتب اہل سنت)

نیز اپنی کتابوں کو رواج دینے اور کتب اہل سنت کو کمزور بنانے کے لیے شیعہ نے بیان کیا ہے کہ اہل تشیع تو یہ کہتے ہیں کہ جس وقت ابن ام مکتوم نابینا خدمت آنحضرتؐ میں تھے آپکی اہل حرم میں سے کسی کا گذر ہوا آنجنابؐ نے اس پر اعتراض فرمایا انھوں نے کہا یا رسول اللہ یہ شخص تو اندھا ہے آنجنابؐ نے فرمایا کہ تم تو اندھی نہیں ہو اور (اب ذرا دیکھو) اہل سنت اپنی کتابوں میں بیان کرتے ہیں کہ پیغمبرؐ نے عائشہؓ کو اپنے شانہ مبارک پر اٹھایا تاکہ وہ اس جماعت کا تماشا دیکھیں جو گلی میں ساز نوازی کر رہی تھی پھر ایک مدت بعد فرمایا اے حمیرا (لقب حضرت عائشہؓ) کیا تم تماشے سے سیر ہو گئیں۔ س فعل کی نسبت رذیل ترین انسان کی طرف بھی نہیں کرسکتے۔

(جواب)

پوشیدہ نہ رہے کہ ہو سکتا ہے یہ واقعہ آیت حجاب کے نزول سے پہلے کا ہو، اور ابن ام مکتوم سے پردہ کرنے کا حکم بعد کا۔ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ وہ کھیل جائز ہو اور ممنوع نہ ہو چنانچہ صحیح احادیث سے اس کی تائید بھی ملتی ہے جو عنقریب زیر تحریر آئیں گی کہ آنحضرتؐ کی مسجد میں نیزہ بازی ہوا کرتی تھی اور اس کی حیثیت تیراندازی کی سی ہے کیونکہ دونوں کرتب جہاد کے آلے ہیں اور تیراندازی لامحالہ مشروع ہے، ن طرح نیزہ بازی بھی اسی شمار میں آئیگی۔ پھر مسجد میں اس کھیل کا کھیلا جانا اس امر کی صاف دلیل ہے کہ یہ کھیل جائز و مشروع تھا۔ اگر ہم تسلیم بھی کرلیں کہ یہ واقعہ بعد نزول آیت حجاب کا ہے تو ہم کو یہ کہنے کا حق ہے کہ اس وقت حضرت صدیقہؓ کم سن تھیں مکلفہ نہ تھیں (کہ پردہ کی ذمہ داری ان پر آتی) جیسا کہ بخاری و مسلم کی اس روایت سے ظاہر ہے جو وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ فرماتی ہیں البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ کے دروازہ پر کھڑے ہو جاتے اور حبشی لوگ مسجد میں یہ کھیلتے ہوتے

Marfat.com

بدانکہ در اصحاب کرام در آمدن و در میان ایشان حکمہا نمودن از کمال بے ادبی و فرط بے سعادتی است وطریق اسلم آنست کہ منازعات و اختلافاتی کہ درمیان ایشان واقع شدہ بعلم حق سبحانہ مفوض سازند وہمہ ایشان را جز بہ نیکی یاد نکنند وحب ایشان را حب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام دانند۔ مَنْ اَحَبَّهُمْ فبحبی احبهم حدیث صحیح است۔

قال الشافعی وھو منقول عن عمر بن عبد العزیزؒ تلک دماءٌ طَهَّرَ اللہ عنھا ایدینا فلیطھر عنھا اَلسِنَتَنَا - اما چون شیعہ شنیعہ اصحاب را ببدی یاد میکنند و بسب و لعن ایشان جرائت مینمایند۔ علماء اسلام را واجب و لازم است کہ رد آنہا نمایند و مفاسد ایشان را ظاہر سازند و ازیں قبیل است بعضی سخناں کہ ازیں حقیر دریں باب تحریر آمدہ چنانکہ ذکر یافتہ۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۔ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۔

ھذا ما تیسر لی فی ردھم واظھار شناعتھم بعون اللہ سبحانہ وحسن توفیقہ ونسال اللہ سبحانہ ان یثبت قلوبنا علی دینہ ویوفقنا لمتابعۃ حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ولنختم الرسالۃ بالخاتمۃ الحسنۃ وذکرمنا قب اھل البیت ومدائحھم وفضائلھم رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔

Marfat.com

آنجناب مجھ کو اپنی چادر کے آڑ میں لے لیتے تاکہ میں حبشیوں کا کھیل آپ کے شانے اور کان کے درمیان سے دیکھوں پھر میں کہتی ہوں کہ آپ میری ہی وجہ سے کھڑے رہتے حتیٰ کہ میں ہی واپس لوٹتی۔ لہذا اس سے اندازہ کیجئے ایک کم سن کھیل کی حریص لڑکی کے شوق کا۔

جان لیجیے کہ صحابہ کرام کے معاملات میں دخل دینا اور ان کے اختلافات میں فیصلہ کرنا حد درجہ کی بے ادبی اور انتہائی بدنصیبی ہے اس میں سلامتی کا پہلو یہ ہے کہ ان بزرگوں کے درمیان جو اختلافات اور جھگڑے رونما ہوئے ہیں ان سب کو حق سبحانہ کے علم کے سپرد کریں اور ان سب کو نیکی سے یاد کریں اور ان کے ساتھ محبت کو حضرت پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ محبت جانیں، جیسا کہ صحیح حدیث میں میں وارد ہے "جس نے ان کے ساتھ محبت کی اس نے میرے ساتھ محبت ہونیکی وجہ سے ان سے محبت کی"

شافعیؒ نے فرمایا اور یہ دراصل عمر بن عبدالعزیزؓ سے منقول ہے کہ ان صحابہ کے وہ خون ہیں جن سے اللہ نے ہمارے ہاتھوں کو پاک رکھا، پس چاہیئے کہ ہم ان سے اپنی زبان کو پاک رکھیں۔ لیکن چونکہ بد اصل شیعہ صحابہ کو برائی سے یاد کرتے ہیں اور ان پر سب و لعن کرنے کی جرأت کرتے ہیں اس لیے علمائے اسلام پر واجب لازم ہے کہ ان کی مزور تردید کریں اور ان کے مفاسد کو طشت از بام کریں چنانچہ اس حقیر کی چند باتیں جو تحریر میں آئی ہیں وہ اسی زمرہ کی ہیں جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔

اے رب ہمارے نہ پکڑ ہم کو اگر بھول جائیں ہم یا چوک جائیں اور اے ہمارے پروردگار نہ رکھ ہم پر بوجھ جیسا کہ رکھا تو نے ان پر جو ہم سے پہلے تھے اور اے ہمارے رب نہ اٹھوا ہم سے وہ چیز کہ نہ ہو طاقت ہم میں اس کی اور معاف کر ہم کو اور بخش کر ہماری اور رحم فرما ہم پر تو ہے ہمارا آقا پس مدد فرما ہماری قوم کافرین پر۔

Marfat.com

قال اللہ سبحانہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیراً۔ اکثر المفسرین علی انھا نزلت فی علی و فاطمہ و الحسنین رضی اللہ تعالیٰ عنھم لتذکیر ضمیر عنکم وما بعدہ وقیل نزلت فی نسائہ صلی اللہ علیہ وسلم لقولہ تعالیٰ و اذکرن ما یتلی فی بیوتکن نُسِبَ الی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما وقیل المراد النبیؐ وحدہ۔ واخرج احمد عن ابی سعید الخدری انھا نزلت فی خمس النبی صلی اللہ علیہ وسلم و علیؓ و فاطمہؓ وحسن والحسین رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین۔ و ذھب الثعلبی الیٰ ان المراد من الاھل فی الآیۃ جمیع بنی ھاشم والمراد من الرجس الاثم والشک فیما یجب الایمان بہ وثبت فی بعض الطرق وتحریمھم علی النار۔ وعن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما نزلت ھٰذہ الآیۃ نَدْعُ اَبْنَاءَ نَا وَابنَاءَ کُمْ دعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیاًؓ۔ و فاطمۃ وحسناًؓ وحسیناًؓ فقال اللّٰھُمَّ ھٰولاء اھل بیتی (مسلم) وعن المسور بن المخرمہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فاطمۃ بضعۃ منّی فمن اغضبھا اغضبنی وفی روایۃ یریبنی ما ارابھا و یوذینی ما اذاھا (بخاری ومسلم) وعن ابی ھریرہ قال خرجت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ من النہار حتی فاطمہ فقال اثم لکع اَثَمَّ لکع یعنی حسنا فلم یلبث ان جاء یسعی حتی اعتنق کل واحد منھما صاحبہ فقال رسول اللہ

Marfat.com

یہ ہے جو کچھ مجھکو ان شیعوں کے رد میں میسر آسکا اور ان کی برائی کے اظہار میں مہیا
ہو سکا، اللہ کی توفیق اور اس کی مدد و معاونت کے طفیل۔ اب ہم اللہ سے سوال
کرتے ہیں کہ وہ ہمارے دلوں کو اپنے دین پر قائم و ثابت رکھے اور اپنے حبیب
صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی توفیق عنایت فرمائے اور اب اس رسالہ
کو ہم اچھے خاتمے سے ختم کرتے ہیں اور اہل بیتؓ کے مناقب و محاسن مدائح و
فضائل بھی اس کے ساتھ ضم کرتے ہیں۔

فرمایا اللہ سبحانہ نے اے اہل بیت تم کو اللہ تعالی نجاست سے پاک
کرنا چاہتا ہے اور تم کو پاک کرے گا۔ اکثر مفسرین کا خیال ہے کہ یہ آیت علیؓ
فاطمہؓ اور حسینؓ کے حق میں نازل ہوئی ہے کیونکہ اس میں ضمیر "عنکم" کی
مذکر ہے اور جو بعد کی ضمیریں ہیں وہ بھی مذکر ہیں
یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ازواج مطہرات کے حق میں اتری
ہے کیونکہ قرآن شریف میں ہے واذکرن مایتلی فی بیوتکن یعنی ان آیتوں
کو یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں یہ تفسیر ابن عباسؓ
کی طرف منسوب ہے بعض کا کہنا ہے کہ اس سے مراد صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں امام احمد نے ابی سعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت پانچ بندگوں
کے حق میں نازل ہوئی ہے
یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم علیؓ فاطمہؓ حسنؓ اور حسینؓ ثعلبی کہتے ہیں کہ آیت
میں اہل سے مراد تمام بنی ہاشم ہیں رجس سے مراد گناہ اور ارکان ایمان میں
شک کرنا ہے اور اسی روایت کے بعض طریقوں میں لیذھب عنکم
الرجس سے مراد اہل بیت پر آگ کو حرام کرنا ہے۔ حضرت سعد بن ابی
وقاصؓ سے روایت ہے کہ جب آیت مباھلہ ندع ابناءنا وابناءکم

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم اللھم انی احبہ فاحبہ من یحبہ (بخاری ومسلم) وعن انس قال لم یکن احد اشبہ بالنبی صلے اللہ علیہ وسلم من الحسن بن علی وقال الحسین ایضا کان اشبھم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بخاری) وعن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم ما ان تمسکتم لن تضلوا بعدی احدھما اعظم من الاخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علیّ الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیھما (ترمذی) وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلیؓ وفاطمۃؓ والحسنؓ والحسینؓ انا حرب لمن حاربھم وسلم لمن سالمھم (ترمذی) وعن جمیع بن عمیر قال دخلت مع عمتی علی عائشۃ رضی اللہ عنھا فسالت ایّ الناسِ کان احب الی رسول اللہ علیہ وسلم قالت فاطمۃ فقیل من الرجال قالت زوجھا (ترمذی) وعن ابن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان الحسنؓ والحسینؓ ھما ریحانی من الدنیا (ترمذی)

وعن علیؓ قال الحسن اشبہ برسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

نازل ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ فاطمہؓ اور حسنؓ حسینؓ کو بلایا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں مسورہ بن مخزمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہؓ میرے گوشت کا ٹکڑا ہیں جس نے ان کو غصے کیا اس نے مجھ کو غصے کیا، اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جو چیز ان کو بے چین کرتی ہے وہ مجھکو بے چین و بے قرار کرتی ہے اور جو ان کو اذیت پہنچاتی ہے وہ مجھکو اذیت پہنچاتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دن کے ایک حصہ میں باہر نکلا جب آپ حضرت فاطمہؓ کے گھر پہنچے تو فرمایا کیا یہاں لڑکا ہے کیا یہاں بچہ ہے یعنی حسنؓ تھوڑی ہی دیر گزری ہوگی کہ حسن دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کے گلے سے لپٹ گئے اور آپ بھی اسے لپٹ گئے پھر آپ نے فرمایا اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور اس شخص سے بھی تو محبت کر جو اس سے محبت کرے۔ انسؓ کہتے ہیں کہ حسنؓ بن علیؓ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہہ کوئی شخص نہیں تھا اور حسینؓ کی نسبت بھی انسؓ نے کہا کہ وہ بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہہ تھے۔ زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں، کہ اگر تم ان کو مضبوط پکڑے رہے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہوگے ان میں ایک چیز دوسری سے بڑی ہے ایک اللہ کی کتاب ہے جو آسمان سے زمین تک ایک لٹکی ہوئی رسی ہے اور دوسری میری اولاد اور اہل بیت ہیں اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ حوض کوثر پر آئیں گی پس تم دیکھو میرے بعد تم ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو۔ انہیں زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ آنجنابؐ نے فرمایا کہ جو علیؓ فاطمہؓ حسنؓ حسینؓ

Marfat.com

ما بین الصدر الی الراس والحسین رض
اشبه النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کان
اسفل من ذلک (ترمذی)

وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حامل الحسن بن علی علی عاتقہ فقال رجل
نعم المرکب رکبت یا غلام فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم نعم الراکب ھو۔ (ترمذی)

وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت ان الناس
کانوا یتحرون بھدایاھم یوم عائشۃ
یبتغون بذلک مرضاۃ رسول اللہ علیہ وسلم
وقالت ان نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کن حزبین حزب فیہ عائشۃ رض وحفصۃ رض
وصفیۃ رض وسودۃ رض والحزب الاٰخر ام سلمۃ رض وسائر
نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلم حزب
ام سلمۃ رض فقلن لھا کلمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یکلم الناس فیقول من اراد ان یھدی الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فلیھدہ الیہ حیث کان
فکلمتہ فقال لھا لا تؤذینی فی عائشۃ فان الوحی
لم یاتنی وانا فی ثوب امراۃ الا عائشۃ قالت
اتوب الی اللہ من اذاک یا رسول اللہ ثم انھن

سے لڑے میں اس سے لڑنے والا ہوں اور جو شخص ان سے مصالحت رکھے، میں اس سے مصالحت رکھنے والا ہوں۔ جمیع بن عمیرؓ کہتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا پس میں نے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سب میں کون زیادہ عزیز ہے انہوں نے کہا کہ فاطمہؓ پھر میں نے پوچھا اچھا مردوں میں کون سب سے زیادہ محبوب ہے فرمایا ان کے شوہر (علیؓ)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنجنابؐ نے فرمایا حسنؓ و حسینؓ دنیا کے دو پھول ہیں۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ حسنؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سینہ سے سر تک سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں اور حسینؓ جسم کے زیریں حصہ میں آنجنابؐ سے سب سے زیادہ مشابہ ہیں،

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حسن بن علیؓ کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے کہا کہ اے بچے تو بڑی اچھی سواری پر سوار ہے نبی صلعم نے فرمایا وہ سوار بھی تو بہت اچھا ہے۔

عائشہؓ فرماتی ہیں کہ لوگ ہدیے بھیجنے کے لیے اس دن کے انتظار میں رہتے جبکہ آپ میرے ہاں ہوتے اور اس سے محض آنجنابؐ کی خوشنودی مقصود ہوتی، فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات کے دو گروہ تھے ایک گروہ میں عائشہؓ حفصہؓ۔ صفیہؓ اور سودہؓ تھیں، اور دوسرے گروہ میں ام سلمہؓ اور سب بیویاں تھیں۔ پس ام سلمہؓ کے گروہ نے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلعم سے کہیں کہ آنجناب لوگوں سے فرمادیں کہ جو شخص بھی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہے وہ پیش کرے۔ خواہ آپ کسی بھی بیوی کے ہاں تشریف رکھتے ہوں،

Marfat.com

دعون فاطمۃؓ فارسلن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمتہ فقال یا بنیۃ الا تحبین ما احب قالت بلی قال فاحبی ھذہ۔

(بخاری ومسلم)

وعن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ما غرت علی احد من نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما غرت علی خدیجۃؓ وما رأیتھا ولکن کان یکثر ذکرھا وربما ذبح الشاۃ ثم یقطعھا اعضاءً ثم یبعثھا فی صدائق خدیجۃ فربما قلت لہ کانہ لم تکن فی الدنیا امرأۃ الا خدیجۃ فیقول انھا کانت وکانت وکان لی منھا ولدٌ۔ (بخاری ومسلم)

وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العباس منی وانا منہ (ترمذی)

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اللہ لما یغذوکم من نعمۃ فاَحِبُّونی لحبِّ اللہ واَحِبُّوا اھل

آپؐ نے جواب دیا کہ مجھ کو عائشہؓ کے بارے میں مت ستاؤ اس لیے کہ وحی میرے پاس کسی عورت کے لحاف میں نہیں آتی سوائے عائشہؓ کے اس پر حضرت ام سلمہؓ بولیں یا رسول اللہ میں اللہ سے توبہ کرتی ہوں کہ میں آپ کو تکلیف پہنچاؤں پھر ام سلمہؓ کے گروہ نے مطلب برآری میں حضرت فاطمہؓ کو واسطہ ڈال کر ان کو آنجنابؐ کے پاس بھیجا انھوں نے آنجنابؐ سے اس بارہ میں بات چیت کی آنجنابؐ نے فرمایا، اے بیٹی کیا تم اس سے محبت نہیں رکھتیں جس سے میں محبت رکھتا ہوں ۔ انھوں نے کہا بیشک ۔ آپؐ نے فرمایا بس تو تم عائشہ سے محبت رکھو۔

عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے کسی بھی بیوی پر اس قدر رشک نہیں ہوتا تھا جس قدر حضرت خدیجہؓ پر ہوتا تھا حالانکہ میں نے ان کو دیکھا بھی نہیں تھا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اکثر و بیشتر یاد فرمایا کرتے تھے اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے گوشت سے ٹکڑے کر کے حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھیجتے اور بہت دفعہ میں کہہ دیا کرتی کہ آپ کے نزدیک سوائے خدیجہؓ کے دنیا میں کوئی عورت ہی نہیں اس کے جواب میں آپؐ فرماتے خدیجہؓ ایسی تھیں ایسی تھیں اور ان کے بطن سے میری اولاد ہے۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عباسؓ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم خدا سے

Marfat.com

بیتی لحبّی ۔ (ترمذی)

وعن ابی ذرؓ انہ قال وھو آخذ بباب الکعبۃ سمعنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا ان مثل اھل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجا ومن تخلف عنھا ھلک (احمد) فلیکن ھذا آخر الرسالۃ

الٰہی بحق نبی و فاطمہ ۔۔۔ کہ بر قول ایماں کنی خاتمہ

اگر دعوتم رد کنی ور قبول ۔۔۔ من و دست و دامان آلِ رسول

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اللھم اغفرلی ولوالدی بحق النبی العربی واھل بیتہ واحسن الیھما والیّ بحرمۃ جمیع احباب الحضرۃ المدنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واھل بیتہ وسلم وبارک

الحمد للہ سبحانہ علی الاختتام والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ محمد النبی الامی سید الانام الیٰ یومِ القیام ۔

تمت بالخیر

Marfat.com

اس لیے محبت کرو کہ وہ غذا اور اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے اور مجھ سے اس لیے محبت کرو کہ تم خدا سے محبت رکھتے ہو اور میرے اہل بیت کو میری محبت کی وجہ سے محبوب رکھو۔ ابوذرؓ نے کعبہ کے دروازہ کو پکڑے ہوئے کہتے تھے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میرے اہل بیت تمہارے لیے نوحؑ کی کشتی کے مانند ہیں جو شخص اس کشتی میں سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جو کشتی میں سوار ہونے سے پیچھے رہگیا وہ ہلاکی کا لقمہ ہوا۔ بس رسالہ اسی پر ختم ہوتا ہے۔

اے میرے معبود نبی فاطمہ کے طفیل ایمان پر میرا خاتمہ کر۔

اگر میری دعا قبولیت کو نہ پہنچی تو میں آل رسول کا دامن تھام لوں گا

سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور سلام اس کے برگزیدہ بندوں پر

اے اللہ نبیؐ عربی اور اہل بیت کے صدقہ میں میری اور میرے والدین کی بخشش فرما اور تمام احباب سردار مدینہ صلعم اور ان کے اہل بیت کے طفیل میرے والدین اور مجھکو احسان سے نواز۔ اب خاتمہ پر ساری تعریف اللہ کے لیے اور صلوٰۃ والسلام اس کے حبیب محمد نبی امی پر جو قیامت تک کے لوگوں کے لیے سردار و آقا ہیں۔

تمت بالخیر

تعلیقات

این رسالهٔ انیقه که از تصنیفاتِ امام ربانی مجددِ الفِ ثانی قدس سره (سنه ۹۷۱ھ تا سنه ۱۰۳۴ھ) هست، اولاً در خاتمهٔ مکتوباتِ شریفهٔ آنحضرت رح (که از لکهنؤ نشر یافته) مشمول بود و هرگاه که کمیاب بود این بندهٔ ناچیز در سنه ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء از رامپور مع ترجمهٔ اردو شائع کرده ام و حالا (از سعیِ برادرِ روحانی عبد الغفار میمن صاحب) اشاعت پذیر شود۔

مولانا محمد هاشم کشمی رح درباب این رساله، در زبدة المقامات (مطبوعهٔ لکهنؤ ۱۳۰۷ھ - صفحه ۱۳۱) گفته است:- "اربابِ تشیع در آن بلاد در غایتِ حشمت و جاه بودند و بسلطان (اکبر) تقربِ تمام داشتند و سلطان نیز به دین و اربابِ دین در نهایت عداوت بود ولیکن از جوشِ غیرتِ اسلام که حضرت ایشان رح را حضرتِ حق سبحانه عطا فرموده بود ملاحظهٔ این و آن در خاطرِ شان خطور نمی بود۔" حضرت امام ربانی قدس سره هم گفته اند که "چون درین ایام رسالهٔ که شیعه در وقتِ محاصرهٔ مشهد بعلماء ماوراء النهر نوشته بودند در جوابِ رسالهٔ آنها در بابِ تکفیرِ شیعه و اباحهٔ قتل و اموال آنها مر مسلمانان را بود باین حقیر قلیل البضاعة رسید ..." - این محاصرهٔ مشهد و سبزوار بدستِ والیِ توران اعنی عبد المؤمن خان ابن عبد الله خان اُزبک (م سنه ۱۰۰۶ھ) در سنه ۱۰۰۱ھ روی نموده بود، پس قیاس است که حضرت مجدد رحمة الله علیه این رساله را هم در آن سال تصنیف فرموده بودند۔

درین رساله فرقه های اهلِ تشیع بدین گونه مذکور اند:-

(۱) سبائیه (ص ۸) - (۲) کاملیه (ص ۸) - (۳) بیانیه (ص ۸) - (۴) مغیریه (ص ۸)-
(۵) جناحیه (ص ۸) - (۶) منصوریه (ص ۸) - (۷) خطابیه (ص ۱۰) (۸) غرابیه (ص ۱۰)-

Marfat.com

(۹) ذمیّه (ص۱۲) - (۱۰) یونسیه (ص۱۳) - (۱۱) مفوضه (ص۱۳) - (۱۲) اسمٰعیلیه (ص۱۴) -
(۱۳) زیدیه (ص۱۶) - (۱۴) امامیه (ص۱۶) - وغیرهم (بعضهم) -
بعد ازان، جوابهاے اعتراضات اهلِ تشیع آغاز نماید و دلائل خمسهٔ علماے ماوراءالنهر (در ردِّ آن فرقه ها) هم بیان شود - یعنی از صفحات ۲۰-۴۴-۴۸-۵۱-۵۶-۶۶ آن دلائل را توشیح و تائید کرده شود - و در آخرِ این رساله، مناقبِ اهلِ بیت (رضوان الله علیهم) هم مندرج است که سیزده باشد -

در رسالهٔ هذا چنانکه از مولانا محبوب الٰهی[1] مدظله مستفاد می شود، این اضافه بعد از سطر ۸ - صفحه ۴، کرده می آید: -

دیارِ هندوستان هرچند از سائر ممالک در اسلام متأخر است و از اصحاب کرام رضی الله عنهم هیچ یکے باین اقلیم شریف نیاورده اند امّا ازان آوان که اسلام در آنجا ظاهر شده است و سلاطینِ اسلام استیلا یافته اند و مشائخ عظام و اولیاے کرام از اطراف و جوانب تشریف آورده اند، معالمِ دین و اعلامِ اسلام زمان زمان در تزاید و ترقی است و بر سائر ممالک به یک جهت بلکه بوجوه مزیّت و فضیلت دارد که تمام سکانِ آن از اهلِ اسلام بر عقیدهٔ حقهٔ اهلِ سنت و جماعت اند و نشانے از اهلِ بدعت و ضلالت در آن دیار پیدا نیست و طریقهٔ مرضیهٔ حنفیه دارند حتی که بالفرض شخصے را که مذهبِ شافعی یا حنبلی داشته باشد طلب دارند نیابند و هرچند این مذاهب از اهلِ حق اند امّا اهلِ هوا و بدعت را گریزگاه اند و حضرت خواجه خسرو علیه الرحمة والرضوان در ملکِ هندوستان می فرماید: - (نظم)

خوشا هندوستان رونق دین - شریعت را کمال و عزّ و تمکین
ز بردستانِ هندو گشته پامال - فرودستان همه در دادنِ مال
بدین عزّت شده اسلام منصور - بدان خواری سرانِ کفر مقهور
بذمّت گر نبودے رخصتِ شرع - نماندے نامِ هندو ز اصل تا فرع
ز غزنین تا لبِ دریا درین باب - همه اسلام بینی بر یکے آب
نه ترسائی که از ناترس کاری - نهد بر بنده داغ کردگاری
نه از جنسِ جهودان جنگ و جوریت - که از قرآن (کنند) دعوی به توریت.
نه مُغ کز طاعتِ آتش شود شاد - ازو باصد زبان آتش بفریاد
مسلمانانِ نعمانی روش خاص - ز دل هر چار آئین را باخلاص
نه کین باشافعی نے مهر با زید - جماعت را و سنت را بجان صید

[1] مولانائے موصوف [illegible] این رساله را از اول [illegible] کرده است

Marfat.com

نہ اہلِ اعتزالی کز فنِ شوم ـ ز دیدارِ خدا گردید محروم
نہ رفضے تا رسد زان مذہبِ بد ـ جفاے بر وفاداران احمدؐ
نہ آن سگ خارجی کز کینہ سازی ـ کند با شیرِ حقؓ روباہ بازی
زہے ملکِ مسلمان خیز و دین جو ـ کہ کاہی نیز سُنّی خیزد از جو

تا قریب پانصد سال بر ہمین صرافت ولطافت بود تا آنکہ در زمانِ خاقانِ اعظم عبد اللہ خان، شیعہ کہ در آن دیار غلبہ وشیوع پیدا کردہ بودند بعضے بقتل رسیدند و بعضے جلاے وطن شدہ بہ ہند آمدند و بحکام وسلاطین آن جا تقریب نمودہ بعضے جہال را بمقدمات مزخرفہ ومغالطات زراندودہ اغوا نمودند واز راہ بُردند و ہرچند فتنہ وفساد در اقلیم خراسان تسکین یافت ومسلمانان از شرارتِ آنہا وا رستند، اما از قدومِ بد میمنِ آن بدکیشان در دیارِ ہند، مسلمانان را فتورِ عظیم واقع شد و فتنہ از سر پیدا گشت۔

ایضاً منقول است کہ بزرگے ہموارہ دعا می کرد، الٰہی اہلِ خراسان را بہ جمعیت نگاہ دار واز تفرقہ امان بخش۔ مُریدان از کمالِ تعجب پرسیدند کہ یا شیخ این چہ دعاست کہ در حقِ آن بے دولتان می کنید۔ فرمود کہ تفرقۂ ایشان موجبِ ضلالت و تفرقۂ عالم ہست و ایقاظ فتنہ نائم۔

(بعد ازین عبارت، از سطر ۹ صفحہ ۴، آغاز نمائید ـــ ... کہ چون درین ایام...)

لاہور پاکستان

Marfat.com

...d-i Ehl-i Sünnet) kitâbı farsça olarak ...mıştır. İçinde arapça parçalar da var-...r. Osmanlıca ve türkçe hiç yoktur. Bu kitâb Eshâb-ı kirâmın ve Ehl-i beytin büyüklerini, üstünlüklerini bildirmekdedir.

Işık Kitâbevi

Price : **6** TL.

Marfat.com

...d-i Ehl-i Sünnet) kitâbı farsça olarak ...mıştır. İçinde arapça parçalar da var...r. Osmanlıca ve türkçe hiç yoktur. Bu kitâb Eshâb-ı kirâmın ve Ehl-i beytin büyüklerini, üstünlüklerini bildirmekdedir.

Işık Kitâbevi

Price : **6** TL.

Marfat.com

تائیدِ اہلِ سنت

یعنی

حضرت امامِ ربانی مجدد و منور الفِ ثانی سرہندی قدس سرہ

مرتبہ

پروفیسر، ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں

ایم اے۔ ایل ایل بی۔ پی ایچ ڈی۔ ڈی لٹ

صدر شعبۂ اردو۔ سندھ یونی ورسٹی۔ حیدر آباد

قد اعتنى بطبعه طبعة جديدة بالأوفست

حسين حلمي بن سعيد استانبولي

IŞIK KİTÂBEVİ

Dârüşşefeka Cad. No: 72

P.K. 35, Fâtih - İstanbul

Telefon : 21 82 27

Marfat.com